PRGI No.APURD/2013/54302

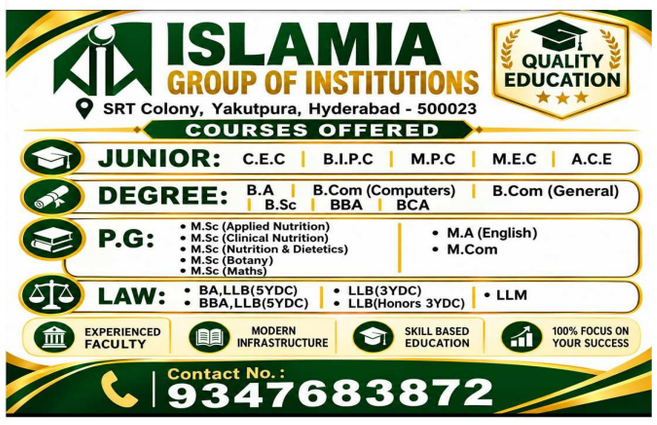
www.falaknumanews.in

روزنامہ
حیدرآباد
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

WEDNESDAY 04 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.4 Rs.2.00 Pages:4

چہارشنبہ ۴/نومبر ۲۰۲۶ ۲۳/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۴) قیمت دو روپیہ



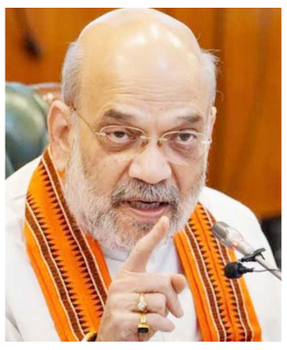


غربت کے خلاف جنگ میں ہندوستان کی بڑی کامیابی: مودی

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان زمین پر غربت کو شکست دے رہا ہے، وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو کہا کہ ہندوستان میں تقریباً 50 کروڑ سے زیادہ لوگ غربت سے باہر ہیں۔ این ڈی اے کی حکومت کے سال وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان ایک ایسے ملک کے طور پر کھڑا ہے جو نہ صرف سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے بلکہ سب سے تیزی سے غربت کو کم کرنے والا بھی ہے۔تقریباً 800,21 کروڑ روپے کے پونے میٹرو پروجیکٹس کا عملی طور پر افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد بات کرتے ہوئے مسٹر مودی نے نشاندہی کی کہ ہندوستان کے آپریشنل میٹرو نیٹ ورک میں تقریباً پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ میٹرو نیٹ ورک، جو 2014 سے پہلے 248 کلومیٹر پر محیط تھا، اب 1200 کلومیٹر پر محیط ہے اور اس بات پر زور دیا کہ بہتر شہری انفراسٹرکچر ملک کی اقتصادی ترقی کو تیز کرے گا۔ہندوستان کے بارے میں عالمی بحث کو آگے بڑھانے والی دو بڑی کامیابیوں کا حوالہ دیتے ہوئے، وزیر اعظم نے عالمی بینک کی تازہ ترین رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ملک نے مشکل بین الاقوامی حالات کے درمیان دنیا کی تیز ترین ترقی کی شرح کو برقرار رکھا ہے اور صرف 10 سے 12 سالوں میں 50 کروڑ شہریوں کو انتہائی غربت سے نکالا ہے۔مسٹر مودی نے کہا کہ ''پہلے غربت کے خلاف جنگ صرف نعروں میں تھی، آج ہندوستان زمین پر غربت کو شکست دے رہا ہے''۔یہ دیکھتے ہوئے کہ سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت اور سب سے تیزی سے غربت کو کم کرنے والے ہندوستان کے دو سنگ میل آپس میں جڑے ہوئے ہیں، مسٹر مودی نے وضاحت کی کہ ایک بڑھتی ہوئی معیشت اور وسعت والا بجٹ اعلیٰ عوامی سرمایہ کاری کے قابل بناتا ہے، جب کہ کبھی گھوٹالوں اور لیکیجز میں ضائع ہونے والا پیسہ اب براہ راست مستفید افراد تک پہنچتا ہے۔وزیر اعظم نے کہا کہ سڑکوں، ریل، ہوائی اڈوں، میٹروز، بجلی، پانی اور گیس پائپ لائنوں میں خزانے کی سرمایہ کاری بیک وقت معیار زندگی کو بہتر کرتی ہے اور روزگار پیدا کرتی ہے۔''یہ دونوں کامیابیاں ایک دوسرے سے منسلک ہیں،'' انہوں نے نوٹ کیا۔گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر اپنے دور میں غریب کلیان میلہ'' پہل کے آغاز کو یاد کرتے ہوئے، مسٹر مودی نے کہا کہ اس اسکیم کی توجہ فلاحی اسکیموں کو براہ راست مستفیدین تک پہنچانے اور غربت پر قابو پانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی پر مرکوز تھی۔ یہ بتاتے ہوئے کہ اُس وقت شروع کیا گیا مشن بااختیار بنانے کی طاقت※ کے ذریعے بیان کردہ حقیقی گڈ گورننس کے طور پر بلاتعطل جاری ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تبدیلی اچانک رونما ہونے کے بجائے برسوں کی دانستہ اور منصوبہ بند کوششوں کا نتیجہ ہے۔لہذا، 50 کروڑ ہندوستانیوں نے غربت کو شکست دی ہے،'' انہوں نے نوٹ کیا۔اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ غربت میں کمی سے محرومیوں سے بچنے والے خاندانوں کے علاوہ وسیع تر قوم کو فائدہ ہوتا ہے، وزیر اعظم نے نشاندہی کی کہ یہ قومی معیشت کو زندہ کرتا ہے اور ایک نیا متوسط طبقہ تخلیق کرتا ہے جس کی قوت خرید مارکیٹ کی طلب کو بڑھاتی ہے اور دکانوں سے فیکٹریوں تک نئے امکانات کھولتی ہے۔ مطلب، ہندوستان میں غربت میں کمی ہندوستان کی معیشت کو ایک نئی بلندی پر لے جا رہی ہے،'' انہوں نے مشاہدہ کیا۔یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ پونے میٹرو کی توسیع اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ کس طرح جدید شہروں کو'' وکسِت بھارت'' کے لیے تشکیل دیا جا رہا ہے، مسٹر مودی نے مشاہدہ کیا کہ صنعتوں، کھانوں، یا مقامی پیداوار جیسے روایتی نشانات سے ہٹ کر، شہری مراکز کو اب ان کی مسابقت اور رہنے کی آسانی'' سے پرکھا جاتا ہے۔



چھتیس گڑھ اب نکسل فری: ایچ ایم امیت شاہ



رائے پور، 3 نومبر (جی این ایس) ر: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کو کہا کہ چھتیس گڑھ نکسل فری بن گیا ہے اور آنے والے سالوں میں سیاحت کے شعبے میں ٹاپ تین ریاستوں میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے۔ نیا رائے پور میں چھتیس گڑھ راجیوتسو کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ایچ ایم شاہ نے کہا کہ ریاست کے پاس گریا بند خطہ، بالمیشوری مندر، دنتے واڑہ کا دنتیشوری مندر اور منفرد بستر دسہرہ جیسے خزانوں کے ساتھ سیاحت کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔انہوں نے یاد دلایا کہ کبھی کہا جاتا تھا کہ زمین امیر ہے، لیکن لوگ غریب ہیں، اور یقین دلایا کہ 10 سال کے اندر زمین اور اس کے لوگ دونوں خوشحال ہوں گے۔ایچ ایم شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مقصد ایک ایسی ریاست بنانا ہے جہاں لوگ خوش اور خوشحال ہوں، اور زمین خود خوشحال اور پھلتی پھولتی ہو۔انہوں نے کہا کہ ریاست کی تشکیل کے 26 سالوں میں سے بی جے پی 20 سال سے اقتدار میں ہے اس عرصے کے دوران، انہوں نے کہا، سالانہ بجٹ میں 30 گنا اضافہ ہوا ہے، فی کس آمدنی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، اور مجموعی ریاستی پیداوار میں 25 گنا اضافہ ہوا ہے۔آئی ٹی آئی، کالجس، پولی ٹیکنک اور یونیورسٹیوں کا نیٹ ورک تین گنا پھیلا ہوا ہے۔وزیر داخلہ نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت نے چھتیس گڑھ کے لوگوں کو خوف کے دور سے اعتماد کے دور کی طرف اور محض وسائل سے حقیقی خوشحالی کی طرف رہنمائی کی ہے۔انہوں نے ایک قابل اور فروغ پزیر چھتیس گڑھ کی تعمیر کے لیے امکانات کو حقیقت میں بدلنے کے عزم کا اظہار کیا۔ ایچ ایم شاہ نے بھاری بارش کے باوجود بڑے ٹرن آؤٹ کی تعریف کی اور کہا کہ وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائی نے انہیں یقین دلایا ہے کہ لوگ آئیں گے اور شرکت کریں گے کیونکہ یہ چھتیس گڑھ کا پروگرام تھا۔انہوں نے چھتیس گڑھ کے یوم تاسیس کے موقع پر ریاست کے لوگوں کو مبارکباد پیش کی اور چھتیس گڑھ مہتری※ کو خراج عقیدت پیش کیا۔قبل ازیں ایچ ایم شاہ نے نیا رائے پور میں وکشت بھارت سنکلپ پارک کا افتتاح کیا۔ راجیوتسو کی اختتامی تقریب میں، جس کی صدارت وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائی نے کی، مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات کو ریاستی ایوارڈز سے نوازا گیا۔اپنے خطاب میں ایچ ایم شاہ نے یہ بھی کہا کہ اٹل بہاری واجپائی نے چھتیس گڑھ کو بنایا اور وزیر اعظم مودی نے اس کی پرورش کی۔انہوں نے مزید کہا کہ ریاست پی ایم مودی اور وشنو دیو سائی کی قیادت میں آگے بڑھی ہے۔

ای سی آئی کی وضاحت لفظی کھیل، ایس آئی آر روکنے کا مطالبہ

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) کانگریس کے سینئر لیڈر جیرام رمیش نے منگل کے روز الیکشن کمیشن آف انڈیا کی فارم-6 پر تازہ ترین وضاحت پر سخت تنقید کی اور اسے ''لفظوں کے کھیل'' کا ایک اور مجموعہ قرار دیا جو کچھ بھی واضح نہیں کرتا اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے عمل کو کس طرح خراب ڈیزائن کیا گیا ہے۔X پر ایک پوسٹ میں، رمیش نے کہا کہ ECI کی طرف سے ہر نقصان پر قابو پانے کی کوشش صرف SIR مشق میں موجود خامیوں کو اجاگر کرتی ہے۔انہوں نے نشاندہی کی کہ فارم- 6 واضح طور پر درخواست دہندگان سے پوچھتا ہے کہ کیا وہ ''پہلی بار شمولیت کے لیے درخواست دے رہے ہیں۔''ان کے مطابق، ECI کی وضاحت کہ SIR کے دوران دوبارہ شمولیت کے خواہاں ووٹرز کو پہلی بار درخواست دہندگان کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے، ایک ''فریب لفظ'' گیم ہے جس کا مقصد ایک ایسے ناقص عمل کو چھپانا ہے جو ووٹروں کو جھوٹا اعلان کرنے پر مجبور کرتا ہے۔رمیش نے مزید الزام لگایا کہ رائے دہندگان سے اس طرح کے اعلان پر دستخط کرنے کے بعد کمیشن اب انہیں اس حقیقت کے بعد قانونی نتائج سے تحفظ فراہم کر رہا ہے۔اس نے کہا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ SIR کے پورے عمل کے بارے میں کتنا خراب سوچا گیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے نوٹ کیا کہ مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر نے ای سی آئی کو خط لکھا تھا جس میں دلیل دی گئی تھی کہ فارم 6 کا اس طرح استعمال نہیں کیا جا سکتا۔انہوں نے بمبئی ہائی کورٹ کے گوا بنچ کے سامنے ایک جاری کیس کا بھی حوالہ دیا، جہاں عدالت نے ای سی آئی کے ذریعہ پیش کردہ منطق پر سوال اٹھایا ہے، خاص طور پر جب وہ غیر حاضر اور شفٹ ووٹروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ رمیش نے زور دے کر کہا کہ ECI اصل مسئلہ کو حل نہیں کر سکتا - کہ SIR کو خارج کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔'' یہ پہلے ووٹرز کو حذف کرتا ہے، اور پھر ان سے نئے ووٹرز کے طور پر دوبارہ شمولیت کے لیے درخواست دینے کو کہتا ہے،'' انہوں نے کہا۔انہوں نے برقرار رکھا کہ نقصان پر قابو پانے کی کوئی بھی مقدار اس بنیادی طور پر ناقص عمل کو ٹھیک نہیں کر سکتی اور مطالبہ کیا کہ خصوصی گہری نظر ثانی کو روکا جائے۔ یہ ریمارکس الیکشن کمیشن کی جانب سے ایک وضاحت جاری کرنے کے بعد سامنے آئے ہیں جس میں کہا گیا تھا کہ سابقہ ووٹرز جن کے نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں وہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 31 کے تحت قانونی چارہ جوئی کے بغیر فارم 6 جمع کرا سکتے ہیں۔کمیشن نے کہا تھا کہ اس طرح کی جمع کرانا ایس آئی آر کے تحت شامل کرنے کے لیے ہے اور اس سے پہلے یہ غلط نہیں تھا کیونکہ اس کا اندراج غلط تھا۔ رمیش کا بیان کئی ریاستوں میں جاری SIR مشق پر اپوزیشن کی مسلسل تنقید کی عکاسی کرتا ہے۔

بایوا کانومی کی ترقی کے لیے تیز تر منظوریوں پر زور: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہندوستان کی بایوا کانومی کی نمو کو تیز کرنے کے لیے تیز تر ریگولیٹری منظوریوں، فنانس تک بہتر رسائی اور مضبوط صنعت-اکیڈمی کے تعاون پر زور دیا ہے، منگل کو ایک سرکاری بیان میں کہا گیا۔وزارت تجارت کے مطابق، انڈیا کی بایوا کانومی مواقع: ڈرائیونگ انوویشن اور گروتھ میں اسٹارٹ اپ کا کردار کے موضوع پر ایک اعلیٰ سطحی گول میز کی صدارت کرتے ہوئے، گوئل نے ملک کی سائنسی صلاحیتوں اور کاروباری صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ ہندوستان کو اس شعبے میں ایک عالمی رہنما کے طور پر مقام دیا جا سکے، وزارت تجارت کے مطابق۔وزیر نے بات چیت سے سامنے آنے والی سفارشات پر وقتی کارروائی کا بھی مطالبہ کیا، جس میں بایو فارما اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم کو منظم ضابطوں، تیز تر منظوریوں، مالیات تک بہتر رسائی اور مشترکہ انفراسٹرکچر کے ذریعے مضبوط بنانے پر توجہ دی گئی تھی۔گول میز کے شرکاء جس کا اہتمام محکمہ برائے فروغ صنعت اور اندرونی تجارت (DPIIT) نے NITI Aayog اور NITI Frontier Tech Hub کے تعاون سے کیا تھا نے ایک مجوزہ ریگولیٹری سینڈ باکس، سنگل ونڈو کلیئرنس، عالمی ریگولیٹری الائنمنٹ اور پیٹنٹ کے قابل اطلاق کے عمل کو شروع کرنے کے لیے آسان اور آسان پیٹنٹ پر تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے بائیو فارماشکتی پر بھی تبادلہ خیال کیا - جس کا اعلان مرکزی بجٹ 2026-27 میں کیا گیا تھا- اور اسٹارٹ اپس کے اخراجات کو کم کرنے کے لیے مشترکہ لیبارٹریوں، جانچ کی سہولیات اور کلینیکل ٹرائل انفراسٹرکچر تیار کرنے کی ضرورت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔دریں اثنا، نیتی آیوگ کے معزز فیلو دیبجانی گھوش نے عالمی سطح پر مسابقتی بایو اکانومی کی تعمیر میں اسٹارٹ اپس، صنعت، اکیڈمی اور حکومت کے درمیان تعاون کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔اسی طرح، نیتی آیوگ کے رکن گوبر دھن داس نے تحقیقی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور سائنسی دریافتوں کو تجارتی اعتبار سے قابل عمل مصنوعات میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔گول میز نے دیسی لائف سائنسز کی تیاری کو مضبوط بنانے، لیبارٹری کے آلات اور ری ایجنٹس کے لیے کسٹم کلیئرنس کو تیز کرنے، اور سرکاری اسکیموں اور ریگولیٹری سپورٹ تک رسائی کو آسان بنانے پر بھی غور کیا۔وزارت تجارت کے مطابق، ''شرکاء نے مربوط پالیسی مداخلتوں کو آسان بنانے اور سیکٹر کے مخصوص چیلنجوں کے تیز تر حل کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط بین وزارتی رابطہ کاری کی ضرورت پر زور دیا۔''

سمندری طوفان مراسو کے اثر کے تحت ساحلی آندھرا میں شدید بارش

امراوتی، 3 نومبر (جی این ایس): شدید طوفانی طوفان مراسو کے اثر کے تحت جنوبی ساحلی آندھرا پردیش میں شدید بارشیں جاری ہیں، جس نے منگل کے اوائل میں ساحل کو عبور کیا۔تیز ہواؤں نے چند مقامات پر درخت اور بجلی کے کھمبے اکھاڑ دیے، جب کہ موسلا دھار بارش سے نشیبی علاقے زیر آب آ گئے جس سے معمولات زندگی درہم برہم ہو گئے۔فصلوں کو نقصان پہنچا اور متاثرہ اضلاع میں بجلی کی فراہمی میں خلل پڑا۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔شدید سمندری طوفان نیلور اور نرسا پور کے درمیان جنوبی آندھرا پردیش کے ساحل کو صبح 30.3 بجے سے صبح 30.5 بجے کے درمیان عبور کر گیا اور ہوا 100-110 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے 120 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ گئی۔ پرکاسم، باپٹلا، پالناڈو، کرشنا، ایلورو اور مغربی گوداوری میں بڑے پیمانے پر بارش ریکارڈ کی گئی۔عہدیداروں نے بتایا کہ پیر سے ریاست میں اوسطاً 38.20 سینٹی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے جس میں باپٹلا ضلع میں 21 سینٹی میٹر اور پرکاسم ضلع میں 20 سینٹی میٹر بارش ہوئی ہے۔باپٹلا، گنٹور اور پرکاسم اضلاع میں بدھ کی صبح تک موسلا دھار بارش جاری رہنے کی توقع ہے۔باپٹلا ضلع میں ساحل کے ساتھ سمندری حالات اونچی لہروں کی وجہ سے خراب تھے۔ سوری لنکا کے ساحل پر، سمندری پانی تیز لہروں کی وجہ سے تقریباً 50 میٹر اندر تک آ گیا تھا۔حکام نے نوٹ کیا کہ طوفان ارنب※ اور مراسو※ کی وجہ سے ہونے والی بارش کی وجہ سے ریاست میں اوسط بارش کا خسارہ 53 فیصد سے کم ہو کر 9.28 فیصد ہو گیا ہے۔آندھرا پردیش اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (اے پی ایس ڈی ایم اے) کے مطابق پولاورم، کاکیناڈا، این ٹی آر، کرشنا، باپٹلا، اور پالناڈو اضلاع میں اگلے چند گھنٹوں میں بھاری بارش کا امکان ہے۔مانیام، مشرقی گوداوری، مغربی گوداوری، کونسیما اور ایلورو اضلاع میں درمیانی بارش کا امکان ہے۔ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے کہا کہ مراسو※ کے شمال شمال مغرب کی طرف بڑھنے کا امکان ہے اور منگل کی آدھی رات تک دھیرے دھیرے گہرے ڈپریشن میں تبدیل ہونے کا امکان ہے۔اس نے منگل کو ساحلی آندھرا پردیش، یانم اور اس سے ملحقہ تلنگانہ میں انتہائی شدید بارش اور بدھ کو ساحلی آندھرا پردیش اور یانم میں بہت بھاری بارش کا انتباہ دیا ہے۔متاثرہ علاقوں کے مکینوں کو الرٹ رہنے اور موسم کی تازہ ترین خبروں اور حفاظتی ہدایات پر عمل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔دریں اثنا، چیف منسٹر این چندرا بابو نائیڈو نے سکریٹریٹ میں ریئل ٹائم گورننس سوسائٹی (RTGS) سنٹر سے طوفان کے اثرات کا جائزہ لیا۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں سے مختلف پہلوؤں بشمول مختلف علاقوں میں ریکارڈ کی گئی بارش اور ہواؤں کی شدت کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے کہا کہ عوام کو ہمہ وقت الرٹ رکھنے سے قیمتی جانیں بچائی گئیں۔ انہوں نے اپنے تمل ناڈو اور کرناٹک کے ہم منصبوں کو فون کر کے بحالی کے کاموں میں ان کا تعاون حاصل کرنے کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ آنے والے اعداد و شمار کا تجزیہ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ انتظامی نظام صورتحال کے جواب میں مؤثر طریقے سے کام کرے۔وزیر اعلیٰ نے ہر پہلو میں ڈیٹا پر مبنی فیصلہ سازی'' کی ضرورت پر زور دیا۔حکام نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بارش کے خسارے میں 2 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے اور اگلے پانچ دنوں میں مزید 2 فیصد کمی متوقع ہے۔ایک ہی دن میں زیر زمین پانی کی سطح میں 45.0 میٹر کا اضافہ ہوا ہے۔

بھارت، پولینڈ اقتصادی تعلقات مضبوط بنانے کے لیے پرعزم: جتن پرساد

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) تجارت اور صنعت کے وزیر مملکت جتن پرساد نے منگل کو کہا کہ بھارت اور پولینڈ دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کی سمت میں فیصلہ کن اور مؤثر طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں، مذاکرات کے درمیان TraFDE-Agreement (TradeEgreement)) کو لاگو کرنے کے لیے۔وارسا میں پولینڈ کی نائب وزیر خارجہ اگنیسی نیمز کی سے ملاقات کرنے والے پرساد نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان اور پولینڈ کے تعلقات مضبوط ہو رہے ہیں۔پولینڈ نے کہا کہ دونوں ممالک تعاون کے ایک نئے باب میں داخل ہو رہے ہیں وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک کے دہلی اور بنگلورو کے حالیہ دورے کے بعد نائب وزیر خارجہ نیمز کی نے وارسا میں پرساد سے ملاقات کی۔ ہم تعاون کے ٹھوس شعبوں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں: ایک خلائی معاہدہ اور LOTPLAirlines کے ساتھ نئے فلائٹ کنکشن؛ جہاز سازی، کان کنی اور دفاعی صنعت؛ اور EU-انڈیا آزاد تجارتی معاہدے کے لیے ڈیجیٹلائزیشن اور تعاون''۔

جنگ کا میدان اب خلا اور سائبر اسپیس تک پھیلا ہوا ہے، راج ناتھ سنگھ



نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس): وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کو نوٹ کیا کہ جدید جنگ میں'' بنیادی تبدیلی'' آئی ہے اور میدان جنگ اب'' خلائی اور سائبر اسپیس'' تک پھیلا ہوا ہے۔دہلی ڈیفنس ڈائیلاگ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، راج ناتھ سنگھ نے دفاعی شعبے میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا:''اصلاحات تبدیلی کے لیے ہماری رضامندی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ آتمانیر بھارت※ (خود انحصاری) تخلیق کرنے کے ہمارے عزم کی نمائندگی کرتی ہے۔خبردار کرتے ہوئے کہ اصلاحات کے بغیر خود انحصاری اپنی پوری صلاحیت فراہم نہیں کر سکتی، انہوں نے کہا:''تعاون کے بغیر خود انحصاری ہمارے تکنیکی افق کو محدود کر سکتی ہے، اور برآمدات کے بغیر خود انحصاری اس پیمانے اور مسابقت کو حاصل نہیں کر سکتی جس کی ایک جدید دفاعی صنعت کی ضرورت ہے۔راجناتھ سنگھ نے نوٹ کیا کہ دنیا بھر میں حالیہ تنازعات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ جنگ کا کردار بنیادی تبدیلی'' سے گزر رہا ہے۔میدان جنگ اب زمین، سمندر یا ہوا تک محدود نہیں رہا ہے۔ یہ خلا، سائبر اسپیس اور ڈیجیٹل ڈومین تک پھیلا ہوا ہے۔روایتی اور غیر روایتی جنگ کے درمیان فرق تیزی سے دھندلا جا رہا ہے،'' انہوں نے نوٹ کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ دنیا جنگ کی معاشیات میں بھی تبدیلی دیکھ رہی ہے۔''نسبتاً مہنگے ڈرونز اور خود مختار نظام جدید اور مہنگے فوجی پلیٹ فارمز کو چیلنج کر سکتے ہیں۔ تیزی سے اختراع کرنے، پیمانے پر تیاری کرنے اور صلاحیتوں کو بھرنے کی صلاحیت اتنی ہی اہم ہو گئی ہے جتنی کہ جدید ہتھیاروں کے نظام کا ہونا،'' انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ پیش رفت ایک اہم حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے۔راجناتھ سنگھ نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ 21 ویں صدی میں فوجی تیاری کو تکنیکی اور صنعتی تیاریوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔انہوں نے کہا کہ''ایک قوم کی دفاعی طاقت کو ٹیکنالوجی کی ترقی، اہم ساز و سامان تیار کرنے اور اپنی صلاحیتوں کو آزادانہ طور پر برقرار رکھنے کی صلاحیت پر انحصار کرنا چاہیے۔ایسی صلاحیتیں محض ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ میں سرمایہ کاری سے نہیں ابھرتی ہیں،'' انہوں نے کہا۔انہوں نے مزید کہا کہ انہیں صحیح ادارہ جاتی ماحول، پالیسیوں اور جوابی عمل کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔



روزنامہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

ہندوستان-بنگلہ دیش تعلقات میں بحالی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے

پروفیسر(ڈاکٹر)ڈی کے گری

بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں تازہ ترین بات بنگلہ دیش کی طرف سے زمین اور بندرگاہوں کے ذریعے بھارت سے سوت کی درآمد پر پابندی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ نئی دہلی کی جانب سے بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے ذریعے بنگلہ دیشی سامان کی ترسیل کی سہولت کو روکنے کے بدلے میں کیا گیا ہو۔ ہندوستان کی طرف سے یہ عمل بظاہر محمد یونس کے فرائیڈین سلپ؎ یا چین کے دورے کے دوران دانستہ بیان سے اکسایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شمال مشرقی ہندوستان خشکی سے گھرا ہوا ہے، بنگلہ دیش خطے کے لیے سمندر کا محافظ ہے اور شمال مشرقی ہندوستان میں چین کے اثر ورسوخ کا گیٹ وے ہوسکتا ہے۔ لہٰذا، ایسا لگتا ہے کہ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان معاملہ اس وقت سے ہوتا ہے جب یونس بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر کی سرپرستی میں بنگلہ دیش حکومت کے سربراہ بنے۔ محمد یونس کی عمر 84 سال ہے، وہ ایک ماہر تعلیم ہیں، ان کا سیاست کا بہت کم تجربہ ہے۔ اس نے گرامین بینک کے ذریعے بے مثال شہرت حاصل کی، ایک ادارہ جسے اس نے غریب دیہی خواتین کاروباریوں کو کاروبار کرنے اور اپنی روزی کمانے کے لیے قرض دینے کے لیے بنایا تھا۔ یہ اسکیم اتنی بڑی کامیاب ہوئی کہ یونس کو انتہائی باوقار نوبل انعام سے نوازا گیا۔ اس کی بین الاقوامی شہرت نے بنگلہ دیشی فوج کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اسے حکومت کا ٹائٹلر ہیڈ؎ مقرر کرے۔ بنگلہ دیش کی فوج کے پاس اب بھی ریموٹ موجود ہے۔ چاہے جیسے بھی ہو، فوج کے دباؤ میں اور پاکستان نواز اور چین نواز لیکن بھارت مخالف قوتوں کے دباؤ میں یونس عجیب رویہ اختیار کررہے ہیں۔ اس نے اپنی ذات میں سے کچھ اس وقت دکھایا جب اس نے فسادیوں سے ہندو اقلیتوں کو اذیت دینا بند کرنے کی اپیل کی۔ لیکن یہ ہمدردی اور یکجہتی کا فطری انسانی مظاہرہ تھا۔ جسمانی تشدد بھلے ہی کم ہوگیا ہو لیکن ہندو بدستور خوف اور عدم تحفظ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ ہندوستانیوں اور نئی دہلی کے لیے تشویش کا ایک بڑا سبب ہے۔ دوسرا، یونس، اپنی جغرافیائی سیاسی ناتجربہ کاری کی وجہ سے، چین کے ساتھ جوڑ توڑ میں کھیل رہے ہیں۔ بیجنگ مکارانہ انداز میں جنوبی ایشیا میں گھس رہا ہے، تاکہ بھارت کو ایک دشمن پڑوسی سے گھیر لے۔ بیجنگ نے فاضل رقم کا بھانڈا پھوڑ کر نیپال کو بھارت کے خلاف مولی کاڈ کیا۔ مالدیپ، سری لنکا اور اب بنگلہ دیش میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پاکستان کا معاملہ الگ ہے۔ یہ چین کی ایک جاگیردار ریاست بن چکی ہے۔ بیجنگ پاکستان کو بھارت کے خلاف استعمال کرتا ہے جہاں بھی اسے کوئی کھلنا سونگھ جاتا ہے۔ چینی گیم پلان کا مقصد بھارت کو اس کے چھوٹے پڑوسیوں کو بہکا کر اسے شکست دینا ہے۔ یہ واقعی افسوسناک ہے کہ بنگلہ دیش ہندوستان کے ساتھ الحاق کے طویل مدتی فوائد کو دیکھنے میں ناکام ہے۔ اس کی قیادت میں مشترکہ تاریخ، ثقافتی وابستگی اور معاشی باہمی تعلق کو ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ بنگلہ دیش کی موجودہ نوجوان نسل کو شاید 1971 کی تقسیم کا درد اور ہولناکی یاد نہ ہو۔ ہندوستان کی فعال مداخلت کے بغیر، پاکستان کا ملک پر پرتشدد اور غلیظ قبضہ بلا روک ٹوک جاری رہتا۔ امریکہ اس کے خلاف ہندوستان کو خبردار کرنے کے ساتھ ساتھ مشورہ دینے کی کوشش کررہا تھا۔ لیکن ہندوستان اور اس کی وزیراعظم اندرا نے کیا۔ باقی تاریخ ہے۔ شیخ حسینہ نے بنگلہ دیش کی آزادی میں ہندوستان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ وہ اپنے والد شیخ مجیب الرحمان کے ساتھ صدمے اور اذیت سے گزری تھیں جنہوں نے تحریک آزادی کی قیادت کی۔ نئی دہلی بنگلہ دیش کو آزاد کرانے کے لیے اس کی ابدی ذمہ داری کی شاید ہی توقع کرسکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ کس طرح جرمنی نفسیاتی طور پر امریکہ کے خلاف ہوگیا تھا حالانکہ اس نے مارشل پلان کے تحت آنے والی رقم سے جنگ زدہ ملک کو دوبارہ تعمیر کیا تھا۔ ماضی کی جھلکتی شان وشوکت میں ڈھلنے کی غلطی بھارت کو جاری نہیں رکھنی چاہیے۔ نئی دہلی کو بنگلہ دیش کے ساتھ اسی طرح نمٹنا ہے جیسا کہ آج ہے ابھرتی ہوئی اسلامی بنیاد پرستی، آزادی کی تحریک سے غیر منسلک ایک نسل، جو بھارت بمقابلہ پاکستان اور چین کے درمیان پھنس گئی ہے، اور ٹرمپ کے امریکی دیے گئے یونس نے ڈیموکریٹس کے لیے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ دوسرا، نئی دہلی کو اس اسٹریٹجک غلطی کو نہیں دہرانا چاہیے جو اس نے ایک وقت میں نیپال میں کی تھی۔ اسی وقت اس نے کھٹمنڈو میں حکومت کے سلسلے میں مدھیسیوں کی حمایت کی۔ نئی دہلی کو بنگلہ دیش کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے نہ کہ صرف شیخ حسینہ سے۔ ناراضگی، اور بعد میں، حسینہ کے خلاف بغاوت اس وقت ہوئی جب اس نے 1971 کے آزادی پسندوں کے خاندان کے افراد کے لیے نوکریوں میں ریزرویشن کرایا۔ انہیں پہلے ہی پنشن مل رہی تھی۔ حسینہ اس چمکتی ہوئی بے اطمینانی سے غافل ہوگئی جو اس کی حکومت کو ہڑپ کر کے اس کے چہرے پر چھا گئی۔ اسے خود کو اور اپنی پارٹی کو سلجھانا چاہیے اور ممکنہ طور پر بنگلہ دیش کی سیاست میں واپس آنا چاہیے۔ یہ اس کے ملک کا اندرونی سیاسی معاملہ ہے۔ بھارت نے اسے سیاسی پناہ دینا ڈھاکہ کے سیاسی بحران سے آزاد ایک اور معاملہ ہے۔ تیسرا، نئی دہلی کو ڈھاکہ کو چینی کیمپ میں پھسلنے نہیں دینا چاہیے۔ بھارت اس وقت گاجر اور چھڑی کی پالیسی استعمال کررہا ہے۔ نقل وحمل کی سہولت کی معطلی نے بنگلہ دیش کو سخت نقصان پہنچایا ہے، خاص طور پر اس کی ملبوسات کی صنعت، جو اس کی بڑی برآمدی صنعت ہے۔ ہزاروں مزدور اپنی نوکریوں سے محروم ہونے کے خوف میں مبتلا ہیں۔ بنگلہ دیشی میڈیا نے نئی دہلی کی ناراضگی اور اس کے نتیجے میں اس سہولت کی منسوخی پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ آخر میں، نئی دہلی کو ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات کی خرابی کو اپنے پڑوسیوں کے ذریعے ہندوستان کو ڈنک دینے کی چینی کوشش کے نتیجے کے طور پر سمجھنا چاہئے۔ بھارت اب اس سخت حقیقت کو نظرانداز نہیں کرسکتا کہ چین اس کا سب سے بڑا خطرہ ہے۔ نئی دہلی کو چین کے ساتھ معاملہ کرنا چاہئے، لیکن 85000 ہندوستانیوں کو آسانی سے ویزا دینے کی بیجنگ کی فریب کاری سے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ بیجنگ کے اقدامات چینی برآمدات پر 245 فیصد کے امریکی ٹیرف کو پھاڑ دینے کا ایک مایوس کن ردعمل ہے۔ ہم میں سے کچھ نے ساؤتھ بلاک کو چین کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے مضامین کے درخت لکھے ہیں۔ وزیر خارجہ نے شکر ہے کہ حال ہی میں عوامی سطح پر تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان اب اس بات کو نظرانداز نہیں کرسکتا کہ چین ایک مسئلہ ہے۔ چین کے تئیں نئی دہلی کی مضبوط جغرافیائی سیاسی حکمت عملی کو پاکستان کے علاوہ اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ دوستی اور معمول کو بحال کرنا چاہیے جو کہ اس کی بہترین صورت میں درست نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ڈھاکہ کو اس دیوالیہ پن سے سبق سیکھنا چاہیے جس میں سری لنکا نے چین کی قرض سے متاثرہ سرمایہ کاری کی پالیسی کو اپناتے ہوئے ڈوب گیا۔ سری لنکا کے اس وقت کے صدر کو عوام کے غصے اور مایوسی سے بچنے کے لیے ملک سے بھاگنا پڑا جو بے ساختہ احتجاج اور دھرنے میں سڑکوں پر نکل آئے۔ بنگلہ دیش کی ایک وزیراعظم بھی مختلف بنیادوں پر اپنا ملک چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا لیڈر ملک سے فرار ہوجائے۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات متعدد باہم جڑے ہوئے تعلقات پر مشتمل ہیں۔ بنگلہ دیش کو اپنے خطرے پر انہیں چھیننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بھارت کو بنگلہ دیش میں موجودہ سیاسی عدم استحکام کے بارے میں بھی حساس ہونا چاہیے جو گزر جائے گی۔ نئی دہلی کے پڑوسی اس کے بڑے بھائی کے رویے سے ہوشیار ہیں جو ملک کے تقابلی بڑے سائز سے پیدا ہوتا ہے۔ نئی دہلی نے ایک جیسا برتاؤ نہ کرنا اچھا کیا ہے۔ یہی رویہ نئی دہلی کے اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات میں رہنا چاہیے۔ ساؤتھ بلاک میں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے دانشمندانہ الفاظ کو گونجتے رہیں، ''ہم اپنے دوست تو بدل سکتے ہیں، لیکن ہم اپنے پڑوسی نہیں بدل سکتے''۔ -آئی این ایف اے انڈیا کو اس لیے ایک کیلیبر یٹڈ سفارتی نقطہ نظر کو اپنانا چاہیے جس میں سلامتی کے خدشات پر مضبوطی کو تجارت، کنیکٹیویٹی اور علاقائی تعاون پر مستقل مشغولیت کے ساتھ ملایا جائے۔ اقتصادی پابندیاں ایک مضبوط سیاسی پیغام دے سکتی ہیں، لیکن طویل تصادم سے دونوں طرف کے کاروباری اداروں اور عام شہریوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ عارضی سیاسی اختلافات کو دیرپا تزویراتی تقسیم میں تبدیل ہونے سے روکنے کے لیے ڈھاکہ کے ساتھ رابطے کے ذرائع کو برقرار رکھنا ضروری ہوگا۔ نئی دہلی کو بنگلہ دیش کی ابھرتی ہوئی سیاسی قیادت، سول سوسائٹی، کاروباری گروپوں اور نوجوان نسل کے ساتھ بھی اپنے روابط کو مضبوط کرنا چاہیے۔ انفرادی سیاسی شخصیات سے بڑھ کر تعلقات استوار کرنے سے ہندوستان کو حکومت میں تبدیلیوں سے قطع نظر اپنے طویل مدتی مفادات کے تحفظ میں مدد ملے گی۔ عظیم تر تعلیمی، ثقافتی اور لوگوں کے درمیان تبادلے غلط معلومات کا مقابلہ بھی کرسکتے ہیں اور دونوں ہمسایہ معاشروں کے درمیان اعتماد کو بحال کرسکتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں اقلیتوں بالخصوص ہندوؤں کی سلامتی دوطرفہ بات چیت میں ایک اہم تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ ہندوستان کو چاہئے کہ وہ مناسب سفارتی ذرائع سے حملوں، دھمکیوں اور امتیازی سلوک کی رپورٹیں اٹھاتا رہے اور بنگلہ دیشی حکام کو آئینی ضمانتوں کو برقرار رکھنے اور تمام کمیونٹیز کے تحفظ کی ترغیب دیتا رہے۔

پہلگام حملے نے سیکورٹی کی بڑی خامیوں کو بے نقاب کیا

بریگیڈیئر انیل گپتا (ریٹائرڈ)

22 اپریل 2025 کا ہولناک یوم سیاہ، آنے والے کئی سالوں تک ہندوستانیوں کی یاد میں نقش رہے گا۔ یہ بھارت کی خودمختاری پر بالواسطہ حملہ کرنے سے بالکل کم رہا لیکن اس نے ہزار کٹوتیوں کے ذریعے بھارت کا خون بہانے کے پاکستان کے ارادے پر اہم سوال اٹھایا ہے۔ پاکستان کے آرمی چیف جنرل منیر اور لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ سعید کے نائب سیف اللہ قصوری کی اشتعال انگیز تقاریر اور کشمیر کو ''پاک سرزمین'' بنانے کے ڈیپ اسٹیٹ کے ارادے کو اس وحشیانہ قتل عام کا محرک سمجھا جاتا ہے جس کا ارتکاب صرف درندے کرسکتے ہیں۔ ان میں سے تین درندوں کا تعلق پاکستان کی دہشت گردی کی سرزمین سے ہے جب کہ دیگر دو مقامی افراد کو جہادی دہشت گردی کے سرچشمہ پاکستان نے تربیت دی تھی۔ بجا طور پر، پاکستان کی شناخت اس ہولناک حملے کے مرتکب اور اصل مجرم کے طور پر کی گئی ہے۔ لیکن کیا ہرن وہاں رک جاتا ہے؟ اب وقت آگیا ہے کہ سخت بات کی جائے اور ان خامیوں کا مکمل جائزہ لیا جائے جنہوں نے جہادیوں کو بے دریغ قتل عام کرنے کی اجازت دی۔ یہ سپیڈ کو سپیڈ کہنے کا وقت ہے۔ انتظامی اور سیکورٹی کی واضح خامیاں ہیں۔ الزام تراشی کا کھیل ختم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی واقعے کو قالین کے نیچے دھکیلنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ احتساب کو درست کرنے کی ضرورت ہے، کوتاہی کے ذمہ داروں کی نشاندہی کی جائے اور سرغنہ کو رولنگ دی جائے۔ یہ علاقہ الگ تھلگ، سڑک کے سرے سے دور، بغیر موٹر کنکشن کے، گہری گھاٹیوں کے ساتھ ایک پھسلن والا ٹریک، گھنے جنگلات حادثاتی گرنے اور زخمی ہونے کے علاوہ دہشت گردوں کے لیے ایک مثالی ہدف فراہم کرتے ہیں۔ بظاہر سیکیورٹی اداروں اور مقامی انتظامیہ کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان تھا۔ علاقے کو محفوظ نہیں کیا گیا تھا، نہ تو پیدل/ٹٹو ٹریک پر یا خود وادی میں کوئی حفاظتی پکٹس نہیں تھے۔ طبی امداد کی کوئی پوسٹ نہیں تھی۔ اس علاقے میں کوئی ریسکیو ٹیمیں موجود نہیں ہیں جو کسی حادثاتی طور پر گرنے کی صورت میں بھی فوری مدد فراہم کرسکیں، دہشت گردی کے حملے کو چھوڑ دیں۔ نگرانی اور سیکورٹی کے لیے کوئی سی سی ٹی وی کیمرے نہیں لگائے گئے ہیں۔ یہ تمام واضح خامیاں اس حقیقت کے باوجود ہوئی ہیں کہ اس علاقے کو ''منی سوئٹزرلینڈ'' کے طور پر فروغ دیا گیا ہے اور پہلگام کے سفر کے دوران تقریباً 500 افراد روزانہ آنے والے سیاحتی مقامات میں سے ایک ہے۔ جبکہ وادی بیسران روڈ ہیڈ سے 30-40 منٹ کی دوری پر ہے، قریب ترین طبی سہولت روڈ ہیڈ سے مزید 30-40 منٹ کی دوری پر ہے۔ یہ ایک واضح معاملہ ہے کہ چیزوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے جس کے نتیجے میں خوشنودی پیدا ہورہی ہے۔ اس خوش فہمی کا خالص نتیجہ ان معصوم سیاحوں کا جان لیوا قتلِ عام ہے جو نام نہاد ''زمین پر جنت'' سے لطف اندوز ہونے کے لیے آئے تھے جوان بے شک عورتوں اور بچوں کے لیے ایک خونی جہنم میں تبدیل ہوگیا جوان میں سے کچھ کی شادی ہوئی تھی۔ وہ ان کوتاہیوں کے ذمہ داروں کو کبھی معاف نہیں کریں گے اور نہ ہی قوم کی قیادت کو چاہیے کہ مجرموں کی نشاندہی میں کوئی سمجھوتہ نہ کرے۔ حریت بھلے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہو لیکن وادی میں مقیم سیاسی قیادت میں علیحدگی پسند ذہنیت اب بھی برقرار ہے۔ جموں خطہ میں ان لیڈروں اور ان کے ساتھیوں کے ذریعے ''بیرونی'' کے بیانیے کو فروغ دیا جارہا ہے۔ یہ بیانیہ علیحدگی اور استثنیٰ کو فروغ دے رہا ہے۔ جب تک اس داستان کو ختم نہیں کیا جاتا، جموں وکشمیر کا باقی ملک کے ساتھ مکمل انضمام ایک افسانہ ہی رہے گا۔ جس طرح شیر کی کھال پہننے والا بھیڑ یا شیر نہیں بنتا اسی طرح ذیلی قوم پرست رہنما جمہوری عمل میں شامل ہوکر سیکولر یا جمہوریت پسند نہیں بنتے۔ آزادی اظہار کی آڑ میں ایسے لیڈروں کے زہریلے اور تفرقہ انگیز بیانات جہادی دہشت گردوں کے لیے امرت کا کام کرتے ہیں۔ جموں ٹریول گائیڈ سیاح اعلیٰ قیادت کی طرف سے دی گئی یقین دہانیوں کی بنیاد پر کشمیر کا رخ کررہے ہیں کہ سب ٹھیک ہے اور یہ دورہ کرنا محفوظ اور محفوظ ہے۔ محکمہ سیاحت کی جانب سے سیاحوں کو راغب کرنے اور راغب کرنے کے لیے فتنہ انگیز مہمات چلائی جارہی ہیں۔ ایسی کئی مہمات کی قیادت خود وزیراعلیٰ کررہے ہیں۔ اس لیے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مختلف سیاحتی مقامات کی سیکیورٹی کی مجموعی تعریف کے ذریعے سیاحوں کی حفاظت اور حفاظت کو یقینی بنائے اور سیاحوں کو غیر محفوظ سمجھے جانے والے علاقوں میں جانے کی اجازت نہ دے۔ یا تو تمام سیاحتی مقامات کو محفوظ اور محفوظ رکھیں یا انہیں ''نو گو'' ایریا قرار دیں۔ انتظامیہ کی طرف سے سیاحوں کو مناسب ایڈوائزری جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی کی طرف سے اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دی گئی ہے کہ دہشت گرد سیاحوں کو نشانہ نہیں بنائیں گے۔ اس لیے اس مفروضے کو منصوبہ سازوں اور منتظمین کے ذہنوں پر بادل نہیں ڈالنے دینا چاہیے۔ مزید یہ کہ بعض علاقوں کو دہشت گردی سے پاک زون قرار دینے میں کوئی جلدی نہیں ہونی چاہیے۔ ایسے حالات عارضی اور عارضی ہوتے ہیں کیونکہ دہشت گرد پانی کی طرح کم سے کم مزاحمت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ جب مزاحمت کمزور ہوتی ہے تو وہ دوبارہ ابھرتے ہیں۔ کسی بھی علاقے کو اس وقت تک دہشت گردی سے پاک نہیں قرار دیا جانا چاہیے جب تک کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے سے آخری بندوق کا خاتمہ نہیں ہوجاتا۔ جموں وکشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سیکورٹی کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے۔ یونیفائیڈ کمانڈ سسٹم کو سختی سے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ قومی سلامتی کی بات کی جائے تو میدان جنگ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انا اور مساوات کے جھوٹے احساس سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ڈومین کے ماہرین کا دور ہے۔ حکومت کو یہ حکم جاری کرنے کی ضرورت ہے کہ فوج، ریاستی پولیس، سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) اور سول انتظامیہ کے اہلکاروں کے درمیان صفوں میں کوئی برابری نہیں ہے۔ جموں وکشمیر کو محض داخلی سلامتی کے مسئلے کا سامنا نہیں ہے۔ یہ ایک پراکسی جنگ اور جہادی دہشت گردی کا میدان ہے جسے ہمارے دشمن نے شروع کیا ہے جو ہندوستان کو غیر مستحکم کرنے اور مذہبی تنوع سمیت ہماری اندرونی فالٹ لائنوں کو نقصان پہنچانے کے لیے جہنم واصل ہے۔

ڈائیسپورا نیٹ ورک ترقی کے ضامن

ایس کے شرما

سماجی وثقافتی حرکیات پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (PoJK) کی آبادی کے خوشی کے حصے پر گہرا اثر ڈالتا ہے، جس سے کمیونٹی کی گہرائی میں رہنے والی لچک اور نظامی ساختی اجنبی کے درمیان ایک حیرت انگیز تفریق کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ قریبی فرقہ وارانہ بندھن معاشی مشکلات کے خلاف ایک اہم کشن کے طور پر کام کرتے ہیں، سیاسی اور معاشی حق رائے دہی سے محروم رہنا اجتماعی فلاح و بہبود کو مسلسل کم کرتا ہے۔ بنیادی بیراداری (قبیلہ) کا ڈھانچہ سماجی ہم آہنگی کی ایک غیر معمولی ڈگری کو فروغ دیتا ہے۔ سوگ، مالی پریشانی، یا ذاتی مصیبت کی اقساط کے دوران، یہ توسیع شدہ رشتہ داری نیٹ ورک فوری طور پر مادی اور جذباتی حفاظتی جال فراہم کرتے ہیں، بیگانگی کو روکتے ہیں اور بنیادی زندگی کی اطمینان کو کم کرتے ہیں۔ اس کو ملاتے ہوئے، ایک مضبوط ڈائیسپورا نیٹ ورک - جو بنیادی طور پر برطانیہ میں قائم کیا گیا ہے - اجتماعی فخر اور مشترکہ بلندی کے انجن کے طور پر کام کرتا ہے۔ ترسیلات زر بنیادی گزارہ سے زیادہ برقرار رہتی ہیں۔ وہ ضروری کمیونٹی کے بنیادی ڈھانچے کی مالی اعانت کرتے ہیں، بشمول اسکول اور صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات، مقامی باشندوں کو اوپر کی طرف نقل وحرکت کے ٹھوس احساس سے متاثر کرتے ہیں۔ ان نیٹ ورکس کی تکمیل کرنا ایک بھرپور پہاڑی ورثہ ہے جو علاقائی صوفی روایات میں گھرا ہوا ہے، جو روحانی لچک، اخلاقی قناعت، اور تعلق کے گہرے گہرے احساس کو پروان چڑھاتا ہے جو نفسیاتی تندرستی کو تقویت دیتا ہے۔ اس کے باوجود، یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ اس خطے سے بے گھر ہونے والے افراد نے آزادی کی سات دہائیوں میں قبولیت کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے، نقل مکانی پر طویل عرصے تک بیگانگی کا سامنا کیا۔ مکمل طور پر مربوط رشتہ داروں کے بجائے اکثر پسماندہ طور پر ''مہاجرین'' کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے، انہوں نے سماجی تانے بانے میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ کا سامنا کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں میزبان آبادی کے ساتھ متحد ہونا چاہیے تھا۔ آبائی چولہوں اور ورثے کو کھو دینا - ایک آزمائش جوان لوگوں کے لیے قریب سے جانا جاتا ہے جو تقسیم اور جبری ہجرت کے صدمے سے گزر رہے تھے - ان کی ثقافت اور مادری زبان کو شدید جھٹکا لگا۔ مقامی لسانی شناخت، جو پوٹھواری اور پہاڑی میں لنگر انداز ہے، الگ الگ علاقائی باریکیوں کا حامل ہے جس کو مسلسل کٹاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ کافی وقت گزرنے کے باوجود، 1947 کے بے گھر ہونے والے افراد کی جائز شکایات کے ازالے کے لیے نہ تو کوئی خاطر خواہ کوششیں کی گئی ہیں اور نہ ہی ان کے مادی اور ثقافتی نقصان کی سنگینی کے مطابق بامعنی مدد ملی ہے۔ جامع اقتصادی بحالی کی عدم موجودگی کے علاوہ، اس مخصوص ورثے کی حفاظت اور ادارہ جاتی بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کا واضح طور پر فقدان رہا ہے، یہاں تک کہ اس علاقے کو ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصہ کے طور پر عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ غیر منقسم جموں وکشمیر کے تاریخی میر پور، مظفر آباد اور پونچھ ڈویژنوں پر مشتمل جغرافیائی وجود وادی کشمیر سے الگ ایک نسلی لسانی اور سماجی منظر نامے کو برقرار رکھتا ہے۔ نسلی لسانی طور پر، کشمیری (کوشور) PoJK کی آبادی کا بمشکل پانچ فیصد بولی جاتی ہے۔ بلکہ زندہ محاورہ پہاڑی، پوٹھواری اور گوجری سے تعلق رکھتا ہے، جو لوگوں کو ثقافتی اور لسانی طور پر جموں کے میدانی علاقوں، ڈوگروں اور شمالی پنجاب کے قریب رکھتا ہے۔ ساختی طور پر، معاشرہ روایتی نسبوں جیسے گجر، سودھان، جاٹ اور راجپوت کے اردگرد منظم رہتا ہے- جو رشتہ داری، ازدواجی اتحاد اور مقامی قیادت پر حکومت کرتے ہیں۔ مزید برآں، جہاں 1947 سے پہلے غیر منقسم جموں وکشمیر ترقی پذیر ہندو اور سکھ برادریوں کے ساتھ کثیر مذہبی تھا، جدید PoJK بنیادی طور پر یکساں ہوگیا ہے۔ ایک کمیونٹی کی سماجی وثقافتی زندگی بنیادی طور پر اس کی اجتماعی صحت کو کئی بنیادی ستونوں میں طے کرتی ہے۔ یہ رشتہ داری، توسیع شدہ خاندانی یکجہتی، اور ادارہ جاتی حکمرانی کے متعلقہ فن تعمیر کو قائم کرتا ہے۔ یہ ایک اخلاقی اور روحانی کمپاس فراہم کرتا ہے جس کی جڑیں مشترکہ عقیدے اور تاریخی اخلاقیات، انصاف اور مشترکہ شائستگی کے معیارات پر مشتمل ہیں۔ یہ غیر کہے ہوئے اصولوں، باہمی توقعات، اور ثقافتی خوبیوں کی وضاحت کرتا ہے- بزرگوں کی تعظیم سے لے کر باہمی فرقہ وارانہ امداد تک - جو شہری ہم آہنگی کو برقرار رکھتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ زبان اس فرقہ وارانہ روح کے زندہ ذخیرے کے طور پر کام کرتی ہے، زبانی ادب، محاوراتی حکمت اور آبائی دنیا کے نظریات کی حفاظت کرتی ہے۔ پیداوار کے مادی طریقوں، زرعی رسم و رواج، اور کاریگر کاریگری کے ساتھ ساتھ، فنکارانہ روایات- جیسے موسمی رسومات، لوک داستان، موسیقی، اور اجتماعی ماتم - بے گھر آبادی کو اپنی اجتماعی یاد اور وقار کو محفوظ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بارہ لاکھ سے زیادہ کی آبادی اصل میں ان علاقوں سے تعلق رکھتی ہے جو سرحد کے اس طرف آباد ہے۔ ان کی سماجی و ثقافتی شناخت کا تحفظ اور اس کا جشن منانا ان کی مجموعی خوشی کو بلند کرنے اور کسی بھی معاشی ازالے کے ساتھ ساتھ نقل مکانی کے بین نسلی زخموں کو مندمل کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے، اس بے گھر آبادی کے امیر، خطرے سے دوچار سماجی-ثقافتی ورثے کی دستاویز، احیاء اور حفاظت کے لیے ایک وقف شدہ قانونی بورڈ یا ادارہ جاتی اتھارٹی کے قیام کی فوری طور پر ضمانت دی جاتی ہے، جو ہندوستان کے قومی تانے بانے کے ایک لازم وملزوم حصے کے طور پر ان کی حیثیت کا مکمل احترام کرتے ہیں۔

اداریہ

ہمیں دوبارہ خود پر ہنسنا کیوں سیکھنا چاہیے

ایک زمانے میں ہم بغیر کسی جرم یا جرم کے ہنستے تھے۔ ہم اقتدار پر، سیاست پر، بیوروکریسی پر اور سب سے بڑھ کر اپنے آپ پر ہنستے تھے۔ یہ ہنسی مذاق میں نہیں بلکہ زندگی کی مضحکہ خیزیوں کی مشترکہ تفہیم میں پھیلی ہوئی ہنسی تھی۔ آر کے لکشمن کا کامن مین یاد ہے؟ قوم کے روزمرہ کے ڈراموں کی گواہی دینے والی تماشائی، حیران و پریشان شخصیت ہمارا اجتماعی ضمیر تھا۔ ان کی وہ عینک تھی جس کے ذریعے متوسط طبقے کا ہندوستان اپنی ناکامیوں پر مسکراتا تھا۔ کسی کو بھی نہیں بخشا گیا، اور پھر بھی کوئی زخمی نہیں ہوا۔ اس کے کارٹون، جو آپ نے کہا ہے کے ہینر تلے کئی دہائیوں تک چلتے رہے، نہ صرف سماجی-سیاسی درجہ حرارت پر گرفت کرتے تھے- انھوں نے ہمیں افراتفری کے ذریعے، بغیر کسی نفرت کے، بغیر غصے کے ہنسایا، اور اس نے ہمیں بدلتے ہوئے وقت کے پیمانے پر خود کو جانچنے کی تحریک دی۔ ہم کتنی دور آچکے ہیں اور بہتر کے لیے نہیں! دوسرے ہی دن، ٹائمز آف انڈیا نے رپورٹ کیا کہ ممبئی میں ویسٹرن ریلوے نے ایک ہورڈنگ کو ہٹانے کا کہا جس میں مزاحیہ انداز میں ممبئی کی مشہور لوکل ٹرینوں کو دکھایا گیا تھا۔ ہر کوئی جو شہر کو دور سے جانتا ہے وہ اس بات کی تصدیق کرے گا کہ تصویر کشی حقیقت سے دور نہیں تھی۔ لیکن حقیقت بھی اب برداشت کرنے کے لیے بہت بے غیرتی لگتی ہے۔ ہماری دہلیز سکڑ گئی ہے۔ طنز مشکوک ہے۔ ستم ظریفی ایک جرم ہے۔ اور مزاح زخمی دلوں کے لیے ایک بہترین نجات ایک بارودی سرنگ بن گیا ہے۔ گویا ہم بھول گئے ہیں کہ کس طرح تکلیف دیے بغیر ہنسنا ہے، یا اسے ذاتی طور پر لیے بغیر مذاق کا موضوع کیسے بننا ہے۔ عوامی فریم ٹوٹ گیا ہے۔ سب کچھ یا تو توہین ہے یا ایجنڈا ہے۔ ہماری اجتماعی جلد پتلی ہوگئی ہے، اور اس کے ساتھ، ہماری مزاح کو میزائل کی بجائے آئینے کی طرح پروسیس کرنے کی صلاحیت۔ ہم اپنے خطرے کے بارے میں حساس ہوچکے ہیں، کیونکہ ہنسی اب دوا نہیں رہی بلکہ چپکے سے کام کرنا ہے۔ اب ہم اپنی ذمہ داری پر ہنستے ہیں، کیوں کہ وہاں سب خوش نہیں ہوتے۔ لیکن آیئے یہاں توقف کرتے ہیں۔ اپنے آپ پر ہنسنے کا کیا مطلب ہے؟ اور یہ ایک معاشرے کی صحت اور فرد کی صحت کے لیے اتنا اہم کیوں ہے؟ اپنے آپ پر ہنسنا شرم یا شرمندگی کے بغیر کسی کی خامیوں کو تسلیم کرنا ہے۔ یہ انسانی کامیڈی کو قبول کرنا ہے جس میں ہم سب اداکار ہیں، لڑکھڑا رہے ہیں، متضاد ہیں، لڑکھڑا رہے ہیں اور ہمپٹی ڈمپٹی کی طرح گرے ہوئے ہیں۔ یہ عاجزی کا عمل ہے۔ اور عاجزی، ذلت کے برعکس، کم نہیں ہوتی۔ یہ ہمیں بڑا کرتا ہے۔ یہ انا کو نرم کرتا ہے، غرور کے تیز کناروں کو ہموار کرتا ہے، اور ہمیں زیادہ معاف کرنے کی اجازت دیتا ہے دوسروں کے لیے، ہاں، لیکن خاص طور پر اپنے آپ کے لیے۔ ہمارا مقصد خود کو زیادہ سنجیدگی سے لینا نہیں ہے۔ کسی کی مضحکہ خیزی کو دیکھنے کی صلاحیت، اس پر مسکرانا، اور یہاں تک کہ اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کی صلاحیت، اندرونی طاقت کی علامت ہے۔ اس ہنسی میں ایک پرسکون حکمت ہے- یہ جاننے کی حکمت کہ زندگی ہمیشہ کے غصے میں رہنے کے لئے بہت زیادہ غیر متوقع ہے۔ اور بحیثیت مخلوق، ہم کائنات کے کینوس میں بہت چھوٹے اور غیر اہم ہیں۔ ہر روایت سے فلسفیوں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ زین میں، روشن خیال راہب کو اکثر ہنستے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ قدیم یونان میں، سقراط اپنی ستم ظریفی کے لیے جانا جاتا تھا، اور مزاح کے ذریعے طنز و مزاح کو کم کرنے کی اس کی صلاحیت۔ گھر کے قریب، بھکتی شاعروں نے نرمی سے عقیدہ اور راسخ العقیدہ کا مذاق اڑایا۔

نڈا کا کانگریس، سماج وادی پارٹی پر عوام کو گمراہ کرنے کا الزام

پرحملہ: مرکزی وزیر جے پی نڈا نے منگل کو کانگریس اور سماج وادی پارٹی پر تنقید کرتے ہوئے انہیں ”غیر ذمہ دارانہ“ قرار دیا اور ان پر الیکشن کمیشن میں لوگوں کے اعتماد کو توڑنے کی کوشش“ کرنے کا الزام لگایا۔ نڈا نے یہ تبصرہ اتر پردیش کے بریلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جمہوریت بچاؤ، انار کی ہٹاؤ ؛ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے مرکزی وزیر نے زور دے کر کہا کہ برسوں کی محنت کے بعد ہندوستان کے الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی ہے۔ ”چھ غیر ذمہ دار پارٹیوں، خاص طور پر کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے الیکشن کمیشن پر لوگوں کے اعتماد کو توڑنے کی کوشش کی ہے،“ انہوں نے کہا۔ لوک سبھا کے قائد حزب اختلاف راہول گاندھی پر تنقید کرتے ہوئے، نڈا نے ان کا موازنہ ان اسکولی بچوں سے کیا جو کم نمبر حاصل کرنے پر اساتذہ کو موردالزام ٹھہراتے ہیں، اور کہا: ”جب بھی وہ (راہل) انتخابات ہارتے ہیں، وہ الیکشن کمیشن کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں جبکہ جب بھی وہ کوئی الیکشن جیتتے ہیں تو خود کو ہوشیار سمجھتے ہیں۔“ انتخابات کے انعقاد میں پول پینل کی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے گجرات کے گیر جنگل اور اروناچل پردیش کے مالوگام میں رہنے والے لوگوں کے لیے ووٹ ڈالنے کو ممکن بنایا، اس علاقے تک پہنچنا مشکل ہونے کے باوجود“۔ سابق بی جے پی سربراہ نے سابق وزیر اعظم جنسی اندرا گاندھی کے دور میں ایمرجنسی کے نفاذ کا بھی حوالہ دیتے ہوئے کہا: ”اندرا گاندھی کے ذریعہ 22 ماہ تک بغیر کسی مقدمے کے جیل بھیجے جانے والوں کی تعداد برطانوی راج میں قید ہونے والوں سے بھی زیادہ تھی..... اب راہول گاندھی جمہوریت کو بچانے کی بات کرتے ہیں!“ انہوں نے نشاندہی کی کہ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے نے بیلٹ پیپرز سے ای وی ایم میں تبدیلی کی، اور اب خود مشینوں پر الزام لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راہول گاندھی اور اکھلیش یادو آج اسی طرح کی سیاست کر رہے ہیں جو کالجوں میں طلباء کرتے تھے۔ مزید، نڈا نے زور دے کر کہا کہ جن 13 کروڑ ووٹرز کو اپوزیشن انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظر ثانی (SIR) کے تحت ”حذف شدہ“ کے طور پر حوالہ دیتی رہتی ہے وہ ”ASDD، غیر حاضر، شفٹ، نقل شدہ اور مردہ“ تھے۔ ”نگلہ دیشی دراندازی الیکشن کمیشن سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے، چنانچہ جب BLO (گنتی کے لیے) آئے تو پتہ چلا کہ تین کروڑ غیر حاضر ؛ تھے، چھ کروڑ 30 لاکھ شفٹ ؛ تھے اور ایک کروڑ ڈپلیکیٹ ؛ ووٹر تھے، دو کروڑ 80 لاکھ مردہ ووٹر ؛ تھے۔ یہ وہی ہے، جو SIR ہے،“ وہ ریاستی طور پر ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے غیر قانونی ووٹروں کا پتہ لگانے، حذف کرنے اور ملک بدر کرنے کو کہا ہے، انہوں نے کہا: ”جبکہ کانگریس ایسے ووٹروں کو پہچاننا اور رسمی شکل دینا چاہتی ہے۔“ ایس آئی آر کے عمل پر صدر دروپدی مرمو کے ساتھ ہندوستانی بلاک کی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے، نڈا نے کہا: ”وہ ابھی تک کوئی ثبوت نہیں لے کر آئے ہیں۔“ انہوں نے الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو بھی یاد کیا، جس نے رائے بریلی کے حلقہ سے اندرا گاندھی کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا تھا، یہ کہتے ہوئے: ”اس کے نتیجے میں، مسز گاندھی نے قانون کو تبدیل کیا اور ایک عدلیہ ؛ پر زور دیا۔“ کانگریس پر آئین کا مذاق اڑانے کا الزام لگاتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا: ”آنجہانی راجیو گاندھی نے منموہن سنگھ کی سربراہی میں پلاننگ کمیشن کو جوکروں کا ٹولہ ؛ قرار دیا تھا۔ جب کہ ان کے بیٹے راہول گاندھی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کمیشن کی طرف سے لائے گئے آرڈیننس کو پھاڑ دیا تھا۔“ مرکزی وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ یہ بی جے پی زیر قیادت مرکز ہے جس نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد الیکشن کمشنر کے انتخاب میں ایل او پی کو شامل کیا۔ تاہم، انہوں نے کانگریس کی زیر قیادت پچھلی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ پول پینل کے ممبران، جیسے ٹی این شیشن، ایم ایس گل اور نوین چاولہ کو ان کے حق میں فیصلے کرنے پر ”انعام“ دیتی ہے۔ مزید برآں، جے پی نڈا نے مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر بھی طنز کیا، اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ریاستی اسمبلی انتخابات میں ”وہ اپنے ہی حلقہ سے ہار گئیں“۔ انڈیا بلاک کی ریلی پر تنقید کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس میں وہ رہنما شامل ہیں جنہیں عوام نے اقتدار سے بے دخل کر دیا ہے، وہ لوگ جن پر بدعنوانی کے الزامات ہیں اور وہ ضمانت پر باہر ہیں“۔ مزید برآں، مرکزی وزیر نے زور دے کر کہا: ”صرف ملک کے شہری ہی اسے چلائیں گے، دراندازی کرنے والے نہیں۔ دراندازوں کی حمایت کرنے والوں کو عوام باہر نکال دیں گے۔“

ہندوستان، فرانس کا موسمیاتی تعاون مضبوط بنانے کا عزم

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) ہندوستان اور فرانس نے منگل کو حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، توانائی کی منتقلی، موسمیاتی مالیات اور COP31 کے لیے ترجیحات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بین الاقوامی شمسی اتحاد (ISA) اور کولیشن فار ڈیزاسٹر ریزیلینٹ انفراسٹرکچر (CDRI) کے ذریعے تعاون کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ فرانس کے ماحولیاتی منتقلی کے وزیر مندوب، مسٹر میتھیولیفیور سے مل کر خوشی ہوئی۔ باہمی دلچسپی کے شعبوں بشمول حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، توانائی کی منتقلی، موسمیاتی مالیات اور COP31 کی ترجیحات پر تبادلہ خیال کیا“ وزیر مملکت برائے خارجہ امور کیرتی وردھن سنگھ نے کہا، جو نئی دہلی اسمبلی کے اجلاس کے بعد فرانس کے وزیر برائے ایکس این ایم ایکس ایکس سے ملاقات کر رہے ہیں۔ بھارت قابل تجدید توانائی سمٹ 2026 میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ فرانس کو منگل کو دوبارہ ISA کا شریک صدر منتخب کیا گیا۔“ انٹرنیشنل سولر الائنس - ISA اور Coalition for Disaster Resilient CDRI-Infrastructure کے ذریعے تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم“ سنگھ نے کہا۔ فرانس کے دوبارہ انتخاب کا خیرمقدم کرتے ہوئے، Lefevre نے اتحاد میں فرانس کے کردار کا سہرا صدر ایمانوئل میکرون کو دیا۔ ہت خوشی ہے کہ فرانس کو دوبارہ بین الاقوامی شمسی اتحاد کا شریک صدر منتخب کیا گیا ہے، جس کی وہ شمسی توانائی کی ترقی میں ایک عالمی رہنما کے طور پر اپنے کردار کی حمایت جاری رکھے گا، جیسا کہ وہ 2018 سے ایمانوئل میکرون کے فیصلہ کن محرک کے تحت کر رہا ہے،“ Lefevre نے X پر پوسٹ کیا سفارتخانے نے کہا،“ 120 سے زیادہ قومیں، ایک سورج، ایک مشن۔ ISA اسمبلی نے دہلی کو روشن کیا، جس میں فرانسیسی وزیر میتھیولیفیور اور ہندوستانی وزیر پرہلاد جوشی شریک صدارت کر رہے ہیں، کیونکہ دنیا سستی شمسی توانائی کے حصول، مہارتوں کو فروغ دینے اور سرمایہ کاری کو متحرک کرنے کے لیے متحد ہے۔“ پیر کو لیفیور نے وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں بھارت قابل تجدید توانائی سربراہی اجلاس میں شرکت کی تھی۔“ آج اور کل نئی دہلی میں بین الاقوامی سولر الائنس اسمبلی کے 9 ویں اجلاس میں شرکت اور بھارت قابل تجدید توانائی سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے۔ وہاں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملنے کے قابل ہونے پر بہت اعزاز ہے۔ جمہوریہ کے صدر ایمانوئل میکرون کے ذریعہ قائم کردہ اسٹریٹجک شراکت داری کی بدولت، فرانس توانائی کی منتقلی کو تیز کرنے کے اپنے عزم کو جاری رکھے ہوئے ہے،“ انہوں نے کہا۔ فرانسیسی

بی جے پی کا اپوزیشن پر انتشار پھیلانے کا الزام

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) کانگریس اور اپوزیشن جماعتوں کے احتجاج کے انتشاری ماڈل پر خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے منگل کو حکومت کی تبدیلی“ کے حامیوں پر سخت حملہ کیا اور کہا کہ ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں انارکی، تشدد اور غیر جمہوری ہلچل کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ بی جے پی کے ہیڈ کوارٹرز میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، پارٹی کے ترجمان گورو بھاٹیہ نے کہا کہ پرتشدد احتجاج ہندوستانی شہریوں کے ڈی این اے میں نہیں ہے اور اس طرح کے ہتھکنڈوں کے خلاف خبردار کیا، اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ ہندوستانی جمہوریت چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی مضبوط ہے۔ گورو بھاٹیہ نے کانگریس اور انڈیا بلاک کے اس کے اتحادیوں پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ جمہوری طریقوں سے خود کو ظاہر کرنے کے بجائے حکومت کی تبدیلی کے انتشاری ماڈل ؛ پر عمل پیرا ہیں۔ ایک مین اسٹریم میڈیا نیٹ ورک کے اسٹنگ آپریشن کا حوالہ دیتے ہوئے، بی جے پی لیڈر نے راہول گاندھی اور اپوزیشن پر تشدد، انارکی اور حکومت کی تبدیلی کی سیاست کو فروغ دینے کا الزام لگایا۔ ہندوستان میں نیپال، بنگلہ دیش اور فرانس جیسے مظاہروں کی حمایت کرنے والے کیمرہ پر پکڑے گئے ؛ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے احتجاج کے دوران خواتین کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کی مبینہ حکمت عملی، اور روزانہ 5 لاکھ روپے کی فنڈنگ کے انکشافات پر سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے غیر ملکی تنظیموں کے ساتھ مبینہ روابط کی بھی تفصیلی تحقیقات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ جہاں جمہوریت احتجاج کے حق کی ضمانت دیتی ہے، وہیں مظاہرے پرامن اور غیر متشدد رہیں۔ بھاٹیہ نے الزام لگایا کہ اسٹنگ آپریشن نے اپوزیشن کے اصل ماڈل کو سامنے لایا ہے، جس کی قیادت قائد حزب اختلاف (ایل او پی) راہول گاندھی کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی جیسے لیڈر انتشار اور تباہی میں یقین رکھتے ہیں، اسی وجہ سے لوگ انہیں بھسما سور کہتے ہیں۔ راہول گاندھی ایسے لیڈر بن گئے ہیں جو جمہوریت کو تباہ کر کے اور اس کا گلا گھونٹ کر ملک میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں،“ انہوں نے تبصرہ کیا۔ بی جے پی کے ترجمان نے دعویٰ کیا کہ انتشار پسند عناصر ہیں جو پرتشدد مظاہروں کو منظم کرنے میں اپوزیشن جماعتوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ جمعیت کے رہنما مولانا سراج خان کے ایک تبصرے کا حوالہ دیتے ہوئے، جس میں موخر الذکر نے ایک اسٹنگ آپریشن میں دعویٰ کیا تھا،“ جس دن ایک مومن اٹھے گا، کوئی بھی اسے قابو نہیں کر سکے گا،“ بھاٹیہ نے کہا کہ یہ تباہ کن ذہنیت اپوزیشن جماعتوں نے اپنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور مختلف اپوزیشن پارٹیاں آئین کو برقرار رکھنے کا حلف اٹھانے کے باوجود بھارت ماتا کے تئیں نفرت پیدا کرتی ہیں اور انہیں ”زہریلے سانپ“ قرار دیتی ہیں۔ میڈیا نیٹ ورک کے اسٹنگ آپریشن میں پکڑے گئے بنیاد پرست خیالات رکھنے والے چار افراد کا نام لیتے ہوئے بھاٹیہ نے کہا کہ راہل گاندھی جیسے لیڈر ترقی کے بجائے تباہی پر یقین رکھتے ہیں۔“

بہار کے وزیر اعلیٰ کے جرم سے متعلق بیان پر سیاسی تنازعہ

پٹنہ، 3 نومبر (جی این ایس): ریاست میں جرائم اور امن وامان کے بارے میں بہار کے وزیر اعلیٰ سمرت چودھری کے تبصرے نے سیاسی تنازعہ کو جنم دیا ہے جب وہ نئی دہلی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ہندی لفظ اپرادھ ؛ (جرم) کو اس کے انگریزی کے مترادف کے ساتھ الجھاتے ہوئے نظر آئے۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، جس میں مرکزی روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری بھی موجود تھے، سی ایم چودھری نے کہا،“ یہاں اپرادھ ؛ (جرم) کا تصور ہی ختم ہو گیا ہے۔ یہاں جرم ہو سکتا ہے، لیکن کوئی اپرادھ ؛ نہیں ہے اور کوئی مجرم (اپرادھی) نہیں ہے۔ اس کے بعد سے یہ بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہو گیا ہے، صارفین نے وزیر اعلیٰ کو ان کے الفاظ کے چناؤ پر ٹرول کیا ہے۔ بہار کے لیڈر آف اپوزیشن (ایل او پی) اور راشٹریہ جنتا دل لیڈر تیجسوی یادو نے سوشل میڈیا پر ان کے ریمارکس کا ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے سمرت چودھری پر شدید حملہ کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں تیجسوی یادو نے کہا، بہار میں جرم ہو سکتا ہے، لیکن اپرادھ نہیں! ہم وطنوں سے خطاب کرتے ہوئے، بہار ایل او پی نے الزام لگایا کہ اس طرح کے دعوے کرنے والا شخص قتل کے سات مقدمات میں الزامات کا سامنا کر رہا ہے اور اسے وزیر اعظم نریندر مودی نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے منتخب کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا سی ایم چودھری کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھے آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران نے ان کے ساتھ کام کرنے میں عزت محسوس کی یا ذلت۔ وزیر اعظم پر تنقید کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے پوچھا کہ کیا پی ایم مودی نے سمرت چودھری کے ہاتھوں بہار کی تباہی کو یقینی بنانے کے لیے سپاری ؛ (معاہدہ) لیا تھا۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ترجمان اعجاز احمد نے بھی وزیر اعلیٰ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اپرادھ ؛ صرف ہندی لفظ جرم ؛ کے لیے ہے اور اگر چودھری کو اس کے معنی کے بارے میں یقین نہیں تھا تو اس طرح کا بیان دینے سے پہلے افسران سے مشورہ کرنا چاہیے تھا۔ احمد نے الزام لگایا کہ یہ تبصرہ بہار میں اقتدار کے عہدوں پر قابض لوگوں میں بنیادی سمجھ بوجھ کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت پر ماضی میں جرائم پیشہ عناصر کو بچانے کا الزام بھی لگایا اور دعویٰ کیا کہ جو لوگ کبھی مجرموں کو تحفظ فراہم کرتے تھے وہ اب خود مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ مدھوبنی کے بابوباری میں منگل کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے، جہاں ایک پولیس افسر نے مبینہ طور پر شہریوں پر گولی چلائی، احمد نے اسے ریاستی سرپرستی میں ہونے والے تشدد کی مثال قرار دیا اور ریاستی حکومت پر براہ راست ایسے کاموں میں ملوث ہونے کا الزام لگایا جو جرم کے مترادف ہیں۔ دریں اثنا، سمرت چودھری کے ریمارکس پر تنازعہ سوشل میڈیا پر زور پکڑتا جا رہا ہے، جہاں صارفین اس ویڈیو کو شیئر کر رہے ہیں اور ان کے بیان پر طنزیہ تبصرے کر رہے ہیں۔ سمرت چودھری اور مرکزی وزیر نتن گڈکری کی موجودگی میں اعلان کردہ ایک بڑے بنیادی ڈھانچے کے اقدام کے پس منظر میں تنازعہ کھڑا ہوا۔ نئی دہلی میں بہار حکومت اور روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کی مرکزی وزارت کے درمیان نادی سنجیوا ؛ (دریا کی بحالی) کے عنوان سے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس پہل کے تحت، بہار کے دریاؤں سے سائنسی طور پر نکالی گئی گاد کو قومی شاہراہوں کی تعمیر میں استعمال کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں 16 سڑکوں کے منصوبوں میں تقریباً 3.24 ملین کیوبک میٹر مٹی استعمال کی جائے گی۔ ایک اور تجویز میں مستقبل کے 27 منصوبوں کے لیے تقریباً 5.83 ملین کیوبک میٹر مٹی کے استعمال کا تصور کیا گیا ہے۔ اس اقدام سے سڑک کی تعمیر کے اخراجات کو کم کرنے، ندیوں کے پانی کو بہانے کی صلاحیت کو بہتر بنانے اور ریاست میں سیلاب کے خطرات کو کم کرنے میں مدد کی توقع ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دریائی گاد کا منظم انتظام اور استعمال بہار کے بار بار آنے والے سیلاب کے مسئلہ سے نمٹنے میں اہم رول ادا کر سکتا ہے۔

نیہا بورا کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی پولیس سے شکایت

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) سپریم کورٹ کے ایک وکیل نے دہلی پولیس سے رجوع کیا ہے جس میں آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (AISA) کی قومی صدر نیہا بورا کے خلاف مندر کے پجاریوں کو خواتین کے خلاف جنسی جرائم سے جوڑنے کے مبینہ ریمارکس پر ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سائبر پولیس اسٹیشن، نئی دہلی ضلع کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر کو اپنی شکایت میں، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ (AoR) ایتا سچدیوا نے بھارتیہ نیا سنہیتا (BNS) 2023 کی دفعہ 196، اور قانون کی دیگر قابل اطلاق دفعات کے تحت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا، اور دعویٰ کیا کہ بیانات مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی اور عوامی انتشار کو فروغ دے سکتے ہیں۔ سچدیوا نے دعویٰ کیا کہ بورا کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وسیع پیمانے پر گردش کر رہی ہے اور متعدد نیوز آؤٹ لیٹس کے ذریعہ اس کی اطلاع دی گئی ہے، جس میں اس نے مندر کے پجاریوں سے خواتین کے خلاف جنسی جرائم کو منسوب کرتے ہوئے واضح بیانات دیے ہیں۔ ویڈیو میں، بورا کو مبینہ طور پر یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے:“ برہمن محلے صدکو پر چلتے ہیں بھی تحفظ نہیں ہیں، انکے ساتھ ریپ ہوتا ہے، مندروں میں پجاری بھی ریپ کرتے ہیں، اناؤ اور کٹھوعہ میں ایسی گھٹنائیں ہم دیکھتے ہیں۔“ (برہمن خواتین سڑکوں پر چلتے ہوئے بھی غیر محفوظ ہیں۔ ان کی عصمت دری کی جاتی ہے، اور مندروں کے پجاری بھی عصمت دری کرتے ہیں۔ ہم نے اناؤ اور کٹھوعہ جیسی جگہوں پر ایسے واقعات دیکھے ہیں۔) ویڈیو میں ایک اوورلی تحریر بھی ہے:“ پجاری مندروں کے اندر خواتین کی عصمت دری کرتے ہیں۔“ شکایت کنندہ نے دعویٰ کیا کہ بیانات نے جنسی جرائم کو عام طور پر لوگوں کے ایک پورے زمرے سے منسوب کیا اور انہیں ایک خاص سماجی نظام سے جوڑ دیا۔“ جنسی جرائم مجرمانہ فعل ہیں جن کی تحقیقات اور قانون کے تحت سختی سے کارروائی کی جانی چاہیے جہاں بھی وہ واقع ہوتے ہیں۔ تاہم، عوامی طور پر ایسے جرائم کو مکمل طور پر لوگوں کے ایک زمرے سے منسوب کرنا، اور اسے بڑے پیمانے پر پھیلانا، ریاستی شہریوں کے مختلف گروہوں کے درمیان بدامنی، دشمنی، نفرت یا بدنیتی کو فروغ دینے کے قابل ہے۔“ اس نے مزید دعویٰ کیا کہ بیانات عوامی امن و امان کی بحالی کے لیے متعصب ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ ان کی وسیع الیکٹرونک گردش نے عوامی ردعمل پیدا کیا ہے۔ وکیل نے کہا کہ یہ معاملہ خالصتاً امن و امان کے مسئلہ کے طور پر اٹھایا جا رہا ہے اور اسے کسی خاص کمیونٹی کی شکایت یا اس کی طرف سے نہیں بنایا گیا۔ سچدیوا نے پولس پر زور دیا کہ وہ بورا اور دیگر افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرے جن کی تحقیقات کے دوران ملوث ہونے کا انکشاف ہو سکتا ہے۔ انہوں نے بیانات، ان کے ارادے، الیکٹرانک ریکارڈ، گردش اور امن عامہ پر مبینہ اثرات کی بھی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

ہند-ڈنمارک گرین تعاون بڑھانے پر اتفاق

نئی دہلی: مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے منگل کو ڈنمارک کے وزیر برائے تجارت اور مسابقت مارٹن لیڈگارڈ کے ساتھ بھارت قابل تجدید توانائی سمٹ 2026 کے موقع پر دوطرفہ میٹنگ کی۔ آف شور ونڈ، گرین ہائیڈروجن، بیٹری اسٹوریج اور قابل تجدید توانائی کے انضمام میں۔ جوشی نے ہندوستان کے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع پر زور دیا اور ٹیکنالوجی پارٹنرشپ، مشترکہ منصوبوں اور مقامی مینوفیکچرنگ کے ذریعے ڈنمارک کی زیادہ سے زیادہ شرکت کا خیرمقدم کیا۔ مزید برآں، دونوں وزراء نے ہندوستان-ڈنمارک گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مضبوط بنانے اور صاف توانائی کے تعاون کو وسعت دینے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ اس کے علاوہ، Lidegaard نے پیر کو ممبئی کا دورہ کیا تاکہ سمندری امور، گرین شپنگ، ٹیکنالوجی، تجارت اور سرمایہ کاری پر تعاون کو آگے بڑھایا جا سکے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ڈنمارک اور مہاراشٹرا تقریباً ایک ہی سائز کی دو معیشتیں ہیں جن میں ایک دوسرے کو پیش کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ 60 سے زیادہ ڈینش کمپنیاں پہلے ہی مہاراشٹر میں موجود ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آنے والے EU-انڈیا آزاد تجارتی معاہدے کے ساتھ تجارتی مواقع بڑھیں گے۔“ ان کے مطابق۔ ڈنمارک کی بڑی شپنگ کمپنی Maersk آپ کے جہاز رانی کے شعبے میں بہت فعال ہے، اور مجھے آج ممبئی میں ان کے ٹرمینل کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ میں آنے والے سالوں میں مہاراشٹر کے ساتھ ڈنمارک کے تعاون کو مزید بڑھتا ہوا دیکھنے کا منتظر ہوں۔“ Lidegaard نے کہا۔ مزید یہ کہ لارسن اینڈ ٹوبرو (ایل اینڈ ٹی) کے چیئرمین ایس این سبھرامنیان کو ڈنمارک کا اعزازی قونصل مقرر کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کے گورنر، جشنو دیو ورما سے ملاقات، ڈینش سرمایہ کاری، یورپی یونین-انڈیا ایف ٹی اے اور بڑھتے ہوئے اقتصادی مواقع بشمول بحری شعبے اور بنیادی ڈھانچے پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے۔ لیڈیگارڈ نے جواہر لعل نہرو پورٹ پر اے پی ایم ٹرمینلز مبئی جسے گیٹ وے ٹرمینلز انڈیا بھی کہا جاتا ہے، کا دورہ کرنا تھا، جو ڈینش میرسک گروپ کا حصہ، اے پی ایم ٹرمینلز کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ انہوں نے بندرگاہ کے کاموں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور گرین ٹیکنالوجیز اور بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری کے ذریعے کارکردگی اور پائیداری کو بہتر بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا، اور انڈو-ڈینش سمندری تعاون پر تبادلہ خیال کیا اور اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ یہ کس طرح ہندوستان کے سمندری شعبے میں مزید سرمایہ کاری اور سبز ترقی کو فروغ دے سکتا ہے۔ ستمبر کے شروع میں، نووینس نے پتال گنگا میں اپنے پلانٹ کو بڑھانے کے لیے $600 ملین کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ اکتوبر 2026 میں، امپیکٹ فنڈ ڈنمارک نے گرین سیل موبلٹی میں 230 DKK ملین کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا، جو کہ ہندوستان کی معروف الیکٹرک بس کمپنیوں میں سے ایک ہے۔

انل امبانی گروپ کی مزید جائیدادیں ضبط

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) نفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے انسداد منی لانڈرنگ قانون 2002 کے تحت ریلائنس انل دھیرو بھائی امبانی گروپ کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے 510 کروڑ روپے کی اضافی جائیدادوں کو عارضی طور پر ضبط کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس گروپ کے مختلف معاملات میں اب تک ضبط کی گئی جائیدادوں کی مجموعی مالیت تقریباً 23100 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ ای ڈی کی پریس ریلیز کے مطابق، یہ کارروائی ریلائنس کمیونیکیشنز لمیٹڈ (آر کام) اور ریلائنس ہوم فینانس لمیٹڈ/ ریلائنس کمرشیل فینانس لمیٹڈ (آر ایچ ایف ایل/آر سی ایف ایل) کے بالترتیب 12.247 کروڑ روپے اور 05.263 کروڑ روپے کے بینک دھوکہ دہی کے معاملات سے متعلق ہے۔ آر کام معاملے میں مہاراشٹرا میں واقع 2 چارٹرڈ طیاروں، 6 زمین کے پلاٹوں اور ایک دفتری عمارت کو ضبط کیا گیا ہے۔ وہیں، آر ایچ ایف ایل/آر سی ایف ایل معاملے میں ٹاملناڈو میں واقع 2 ہواسے بجلی پیدا کرنے والی چکیاں، بینک میں جمع رقم، مقررہ مدت۔

جنتر منتر پر احتجاج پر پابندی، متبادل مقامات تجویز: دہلی پولیس

نئی دہلی، 3 نومبر (جی این ایس) دہلی پولیس نے سپریم کورٹ کو بتایا ہے کہ جنتر منتر کو ایک نامزد احتجاجی مقام کے طور پر ڈی نوٹیفکیشن کرنے کا فیصلہ بدلے ہوئے زمینی حقائق، عوامی تحفظ کے خدشات اور وزارت داخلہ (MHA) کی طرف سے تشکیل دی گئی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد لیا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ کے سامنے داخل کیے گئے جوابی حلف نامہ میں، دہلی پولیس کمشنر انوراگ کمار نے کہا کہ یہ فیصلہ آزادانہ طور پر لیا گیا تھا اور سپریم کورٹ کے 9 اکتوبر کے حکم سے اس کی ترغیب نہیں دی گئی تھی، کیوں کہ نامزد احتجاجی مقام کو منتقل کرنے کی تجویز مرکزی حکومت کے زیر غور تھی۔ یہ حلف نامہ ایک عرضی کے جواب میں داخل کیا گیا تھا جس میں جنتر منتر کو احتجاجی مقام کے طور پر ڈی نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا گیا تھا۔ کمشنر نے کہا کہ ایم ایچ اے نے 26 اگست 2026 کو جنتر منتر کو احتجاجی مقام کے طور پر جاری رکھنے کی مناسبت کا جائزہ لینے اور متبادل مقامات کی نشاندہی کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کی رپورٹ ستمبر میں موصول ہوئی تھی اور اسے 14 ستمبر کو ارسال کی گئی تھی۔ حلف نامہ میں کہا گیا ہے کہ“ جنتر منتر کو احتجاج کے لیے نامزد مقام کے طور پر ڈی نوٹیفائی کرنے کا فیصلہ میں نے متعلقہ عوامل اور اس طرح کے فیصلہ سازی کے لیے متعلقہ معیارات اور وزارت داخلہ کی طرف سے تشکیل کردہ کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد لیا تھا۔“ کمشنر نے عرض کیا کہ سپریم کورٹ کے 2018 کے حکم کے بعد سے جنتر منتر کے اردگرد زمینی صورتحال کافی حد تک بدل گئی ہے جس میں حکام کو جنتر منتر روڈ پر احتجاج اور مظاہروں کو منظم کرنے کے لیے ایک مناسب طریقہ کار وضع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، جس میں امن عامہ، ٹریفک کے انتظام، بھیڑ پر قابو پانے، ہنگامی رسائی اور حساس تنصیبات کی حفاظت پر بڑھتے ہوئے خدشات ہیں۔ جنتر منتر کو روایتی معنوں میں ایک نامزد احتجاجی مقام کے بجائے ایک عوامی سڑک قرار دیتے ہوئے، حلف نامہ میں کہا گیا کہ اس علاقے میں سالانہ 300,1 سے زیادہ احتجاج اور مظاہرے ہوتے ہیں، جس میں ایمبولینس اور فائر بریگیڈ جیسی ہنگامی خدمات تک رسائی میں اکثر رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ حلف نامے میں کہا گیا کہ پنڈال میں تقریباً 500,1 افراد کی زیادہ سے زیادہ گنجائش کا اندازہ لگایا گیا تھا، جب کہ 20 جولائی 2026 کو مظاہرین کی تعداد اس کی گنجائش سے کہیں زیادہ تھی، جس سے جن پتھ اور کناٹ پلیس میں ممکنہ بھگدڑ اور معمول کی سرگرمیوں میں خلل کے خدشات پیدا ہوئے۔ آس پاس کے علاقوں پر اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے کمار نے کہا کہ جنتر منتر کے تقریباً 3-4 کلومیٹر کے دائرے میں 78 غیر ملکی سفارت خانے، سفارتی مشن اور بین الاقوامی تنظیموں کے دفاتر واقع ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ ریزرو بینک آف انڈیا سمیت مرکزی حکومت کے 99 دفاتر، وزارتیں اور خودمختار ادارے آس پاس کے علاقے میں واقع ہیں اور تقریباً 46.1 لاکھ افراد کی روزانہ آمد و رفت تھی۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ احتجاج کی وجہ سے ٹریفک کی بھیڑ اور رکاوٹوں نے تجارتی اداروں اور رام منوہر لوہیا اسپتال کے کام کو بھی متاثر کیا، خاص طور پر مریضوں اور ایمبولینسوں کی نقل و حرکت جن کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمشنر نے کہا کہ ایم ایچ اے کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جنتر منتر روڈ اب احتجاج اور مظاہروں کے لیے موزوں جگہ نہیں ہے۔ اس نے وسطی دہلی میں رام لیلا میدان، مشرقی دہلی میں سی بی ڈی گراؤنڈ اور شمال مغربی دہلی میں بروری گراؤنڈ کو متبادل مقامات کے طور پر تجویز کیا ہے۔ حلف نامے میں کہا گیا کہ متبادل مقامات کی شناخت عوامی تحفظ، امن و امان، ٹریفک مینجمنٹ، ہنگامی ردعمل کی ضروریات اور اہم تنصیبات کی حفاظت کی ضرورت کا جائزہ لینے کے بعد کی گئی۔ دہلی پولیس نے برقرار رکھا کہ احتجاج کا حق دوسرے شہری

حسن آباد کے تین منڈلوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دینے پونم پربھاکر کا مطالبہ



حیدرآباد، 2 نومبر (وے ٹو نیوز): تلنگانہ کے ٹرانسپورٹ اور بی سی کی بہبود کے وزیر پونم پربھاکر نے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی پر زور دیا ہے کہ وہ ال نینو اثر کی وجہ سے بارش کی شدید کمی کی وجہ سے سدی پیٹ ضلع کے حسن آباد، کوہڈا اور اکنا پیٹ منڈلوں کو خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے طور پر اعلان کریں۔ وزیر اعلیٰ کو مکتوب لکھے ایک خط میں وزیر نے کہا کہ حسن آباد اسمبلی حلقہ کے یہ تینوں منڈل شدید خشک سالی جیسے حالات کا سامنا کر رہے ہیں جس سے کسانوں اور عام لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ناکافی بارش نے زرعی شعبے کو بری طرح متاثر کیا ہے اور خبردار کیا کہ آنے والے دنوں میں پینے کے پانی کی قلت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ حسن آباد حلقہ کے سات منڈلوں میں سے اب تک صرف دو کو ہی سرکاری طور پر خشک سالی سے متاثرہ قرار دیا گیا ہے جبکہ باقی منڈلوں میں بھی بارش کی شدید کمی کا سامنا ہے۔ کسانوں اور رہائشیوں کو درپیش مشکلات پر روشنی ڈالتے ہوئے پونم پربھاکر نے وزیر اعلیٰ سے گزارش کی کہ وہ حسن آباد، کوہڈا اور اکنا پیٹ منڈلوں کو خشک سالی سے متاثرہ فہرست میں شامل کریں اور ضروری امدادی اقدامات کریں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ متاثرہ منڈلوں اور دیہاتوں کے مکین متفقہ طور پر قراردادیں پاس کرتے ہوئے ان کے علاقوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وزیر نے چیف منسٹر ریونت ریڈی سے اپیل کی کہ وہ موجودہ صورتحال پر غور کریں اور متاثرہ کسانوں اور لوگوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ پونم پربھاکر نے اس بات پر زور دیا کہ منڈلوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دینے سے اہل کسانوں کو حکومتی امداد تک رسائی حاصل کرنے میں مدد ملے گی اور انتظامیہ کو قحط سے متعلق ضروری اقدامات اٹھانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے زرعی گھرانوں میں مزید پریشانی کو روکنے کے لیے بروقت مداخلت پر زور دیا۔ انہوں نے متعلقہ محکموں پر بھی زور دیا کہ وہ زمینی صورتحال کا جائزہ لیں، فصلوں کے نقصانات اور پینے کے پانی کی ضروریات کا جائزہ لیں اور متاثرہ علاقوں میں رہائشیوں کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے امدادی سرگرمیوں کو مربوط کریں۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کو مقامی باشندوں کی بار بار کی جانے والی اپیلوں کا فوری جواب دینا چاہیے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ خشک سالی کے حالات کو بروقت پہچاننے سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ کسانوں کو ان کی ضرورت کی مدد ملے اور متاثرہ منڈلوں میں صورتحال کو خراب ہونے سے بچایا جائے۔

شاہ علی بنڈہ کلاک ٹاور کا حصہ منہدم، عوام میں تشویش

حیدرآباد، 3 نومبر (جی این ایس) شہر حیدرآباد میں گذشتہ ہفتہ ہوئی بارش کے بعد تاریخی شاہ علی بنڈہ کلاک ٹاور کا ایک حصہ گر گیا۔ جس سے مقامی لوگوں میں مزید نقصان اور ممکنہ جانی نقصان کے حوالے سے تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ یہ ٹاور ایک سال قبل لگنے والی آگ کے نتیجے میں پہلے ہی متاثر ہوچکا تھا اور تب سے اسے نظر انداز کردیا گیا تھا۔ مقامی لوگوں کے مطابق ٹاور کا ایک حصہ آدھی رات کے قریب گرا۔ خوش قسمتی سے کوئی زخمی نہیں ہوا۔ مقامی شخص ایکتا سکسینہ نے بتایا کہ صبح اپنے بچوں کو چھوڑنے جاتے وقت انہوں نے دیکھا کہ ٹاور کے محرابی حصے کا کچھ حصہ گر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ آدھی رات کو پیش آیا۔ اگر ملبہ کسی پر گر جاتا تو کوئی بڑا حادثہ ہوسکتا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عرصہ قبل آگ لگنے کے بعد حکام نے اس عمارت کا معائنہ تو کیا تھا۔



حیدرآباد میں 3 نومبر 2026 کو فلک نما نیوز اردو ڈیلی اخبار کی رونمائی عمل میں آئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر خواجہ اویس احمد، چیئرمین اسلامیہ گروپ آف انسٹی ٹیوشنز و صدر پرنٹ اینڈ الیکٹرانک میڈیا ایسوسی ایشن حیدرآباد نے اخبار کی رونمائی کی۔ فلک نما نیوز اردو و انگلش ڈیلی کے ایڈیٹر ان چیف محمد اطہر رحیم بھی موجود تھے۔

مرکزی اسکیموں کے مؤثر نفاذ اور فنڈز کے بہتر استعمال پر بھٹی وکرمارکا کا زور



عزت مآب ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا نے منگل کو تلنگانہ میں سنٹرل سیکٹر کی اسکیموں اور پروگراموں کے نفاذ پر بہتر توجہ مرکوز کرنے پر زور دیا، اور عہدیداروں کو ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس طرح کے پروگراموں اور اسکیموں سے زیادہ تر فنڈنگ اور متوقع نتائج برآمد ہوں۔ مسٹر وکرمارکا، جنہوں نے منگل کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تلنگانہ سکریٹریٹ میں تمام محکموں کے سربراہوں اور سینئر عہدیداروں کے ساتھ ایک میٹنگ کی صدارت کی، نے مرکزی اسپانسرڈ اسکیموں (CSS) کے تحت حکومت ہند سے فنڈز کے بہاؤ کو زیادہ سے زیادہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مختلف محکموں کے ذریعہ مختلف مرکزی اسپانسرڈ اسکیموں کے تحت فنڈ کے استعمال کی پیشرفت کا جائزہ لیتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر نے اس بات کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا کہ مرکز کی طرف سے مختص فنڈز کا مؤثر طریقے سے استعمال کیا جائے اور مطلوبہ فوائد لوگوں تک پہنچیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ریاستی حکومت بھی ان اسکیموں کے لیے 40 فیصد فنڈز کا حصہ ڈال رہی ہے اور اس لیے یہ ضروری ہے کہ نہ صرف فنڈز کے استعمال بلکہ ان کے نفاذ سے حاصل ہونے والے نتائج اور فوائد پر بھی گہری نظر رکھی جائے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ایسی اسکیموں کو ترجیح دیں جن سے ریاست اور اس کے عوام کو ٹھوس فوائد حاصل ہوں۔ تمام محکموں کے سربراہوں کو یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ وہ تلنگانہ بھون، نئی دہلی میں کام کرنے والے رابطہ افسروں کی خدمات کا موثر استعمال کریں، تاکہ مرکزی حکومت کے ساتھ تال میل، فنڈز کے اجراء کو یقینی بنایا جاسکے اور زیر التواء معاملات کی بروقت پیروی کو یقینی بنایا جاسکے۔ عہدیداروں سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ چیف منسٹر اور ڈپٹی چیف منسٹر کے ذریعہ مختلف مرکزی وزراء کو لکھے گئے خطوط میں اٹھائے گئے معاملات پر بروقت پیروی اور صورتحال کی پیروی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے عہدیداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ مرکزی پروگراموں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں جیسے ریاستوں کو سرمایہ کاری کے لیے خصوصی امداد۔ انہوں نے کہا کہ اسکیموں کو آگے بڑھانے کے لیے زیر التوا اور تکنیکی مسائل کو حل کریں، اور آبپاشی، شہری ترقی، ٹرانسپورٹ، زراعت اور صحت کے محکموں کو تجویز دی کہ وہ مرکزی اسکیموں کو موثر طریقے سے نافذ کریں جو اسکیموں کو جاری رکھنے اور اس کے لیے اضافی فنڈنگ کی راہ ہموار کرسکیں۔ پرنسپل سکریٹری فنانس سندیپ کمار سلطانیہ نے کہا کہ سی ایس ایس کے لیے ریاست کا حصہ وقت پر جاری کیا جا رہا ہے، اور بہت سے زیر التوا مسائل کو بھی ختم کردیا گیا ہے۔

گورنر شیو پرتاپ شکلا کا ایودھیا کے رام مندر کا دورہ

حیدرآباد، 3 نومبر (جی این ایس) شکلا نے کہا کہ بھگوان شری رام کی زندگی پوری انسانیت کے لیے ایک لازوال آئیڈیل ہے، جس میں دھرم، سچائی، انصاف اور فرض کے تئیں لگن کی اقدار کو مجسم کیا گیا ہے، تلنگانہ کے گورنر شری شیو پرتاپ شکلا نے کہا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ بھگوان شری رام کے ذریعہ عمل پیرا ہونے والے نظریات معاشرے کے لئے لازوال رہنما اصولوں کے طور پر کام کرتے رہتے ہیں اور ہر ایک سے ان اقدار کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کرنے کی اپیل کی ہے۔ اتر پردیش کے اپنے دورے کے ایک حصے کے طور پر، گورنر نے منگل کی شام ایودھیا میں مقدس شری رام جنم بھومی مندر کا دورہ کیا۔ انہوں نے بالک رام کی خصوصی دعا کی اور دیوتا کا آشیرواد طلب کیا۔ اس کے بعد انہوں نے مشہور شری ہنومان گڑھی مندر کا دورہ کیا اور بھگوان ہنومان کی پوجا کی۔ بھگوان شری رام کی زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے گورنر نے نوٹ کیا کہ والدین کا احترام، بہن بھائیوں کے لیے پیار، لوگوں کے تئیں ذمہ داری، دھرم کی حفاظت، سچائی سے وابستگی اور قربانی کا جذبہ بھگوان شری رام کی ان پائیدار اقدار میں شامل ہیں۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ رام راجیہ کا تصور اچھی حکمرانی کے آئیڈیل کی ترغیب دیتا ہے۔ گورنر نے امید ظاہر کی کہ بھگوان شری رام کے نظریات پر عمل کرنے سے معاشرے میں امن، ہم آہنگی اور اتحاد کو تقویت ملے گی۔ گورنر نے کہا کہ بھگوان شری رام کی تعلیمات مذہبی حدود سے بالاتر ہیں اور ہمدردی، عاجزی، نظم وضبط اور اخلاقی ذمہ داری کے بارے میں قیمتی سبق دیتی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اصول جدید معاشرے کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے متعلقہ رہتے ہیں۔ اپنے دورے کے دوران شیو پرتاپ شکلا نے ایودھیا کی روحانی اہمیت کی بھی تعریف کی اور اسے ہندوستان کے ثقافتی اور تہذیبی ورثے سے گہرا جڑا ہوا مقام قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مندر ملک اور بیرون ملک سے عقیدت مندوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ گورنر کا دو اہم مندروں کا دورہ ان کے اتر پردیش کے دورے کے دوران ان کی روحانی مصروفیات کا حصہ تھا۔ مقدس مقامات پر ان کی دعائیں بھگوان شری رام اور بھگوان ہنومان کے لیے ان کی عقیدت اور لوگوں کی فلاح و بہبود، خوشحالی اور بہبود کے لیے ان کی امید کی عکاسی کرتی ہیں۔

محمد ساجد علی کو بہترین تعلیمی ایوارڈ سے نوازا گیا



حیدرآباد، 3 نومبر (جی این ایس) معروف اداکار سونو سود نے نئی دہلی کے دی ٹیولی ہوٹل میں منعقدہ پروقار بھارت لیڈرشپ سمٹ کے دوران، رائل پیرا میڈیکل اینڈ ووکیشنل جونیئر کالج، بہادر پورہ، حیدرآباد کے نامہ نگار/ڈائریکٹر محمد ساجد علی کو بہترین تعلیمی ایوارڈ پیش کیا۔ محمد ساجد علی نے اظہار تشکر کرتے ہوئے بھارت لیڈرشپ سمٹ کی انتظامیہ کا تعلیم میں ادارے کے تعاون کو تسلیم کرنے اور ان کا اعزاز دینے پر شکریہ ادا کیا۔ 1999 میں قائم کیا گیا، رائل پیرا میڈیکل اینڈ ووکیشنل جونیئر کالج، جو بہادر پورہ، حیدرآباد میں واقع ہے، طلباء کو معیاری تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے کے لیے وقف ہے۔ انہوں نے اس ایوارڈ کو ادارے کے لیے ایک قابل فخر لمحہ اور تعلیمی بہتری کے لیے اپنی وابستگی کو جاری رکھنے کے لیے حوصلہ افزائی قرار دیا۔

وزیر سیتھا کا نے ملوگو میں قبائلی برادریوں کے لیے معیاری صحت کی دیکھ بھال کا مطالبہ کیا

حیدرآباد، 3 نومبر (جی این ایس) تلنگانہ کے وزیر سیتھا کا نے ڈاکٹروں سے اظہار تشکر کیا جو طبی میدان میں اپنی خدمات کے ذریعے ملک کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ صحت کی دیکھ بھال تک رسائی ہر فرد کا بنیادی حق ہے، خواہ اس کی رہائش کی جگہ یا سماجی پس منظر کچھ بھی ہو۔ قبائلی علاقوں میں صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کے بارے میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے آدیواسیوں اور قبائلی برادریوں، خاص طور پر دور دراز جنگلاتی علاقوں میں رہنے والوں کو معیاری طبی خدمات فراہم کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ وزیر نے کہا کہ ملوگو ضلع ان کے لیے ایک خاص مقام رکھتا ہے اور وہ اس کے لوگوں کو درپیش حالات زندگی اور صحت کی دیکھ بھال کے چیلنجوں سے بخوبی واقف ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بچوں کو خون کی کمی اور غذائیت کی کمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ سیتھا کا نے ملوگو ضلع میں اسپتال کی تعمیر اور صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو وسعت دینے کے لیے آگے آنے کے لیے ایس بی بی نگر کی تعریف کی۔ اس نے مقامی کمیونٹیز کو بنیادی طبی تربیت فراہم کرنے کے لیے ایس بی بی نگر اور سما کا سرالمہ سنٹرل ٹرائبل یونیورسٹی کے مشترکہ اقدام کا بھی خیر مقدم کیا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ تربیتی مرکز کو قبائلی علاقوں میں طبی چیک اپ، حاملہ خواتین کے لیے صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اور بچوں کے لیے غذائیت کی نگرانی کی سہولت فراہم کرنی چاہیے۔ انہوں نے بیماریوں اور صحت کے خدشات جیسے سکیل سیل کی بیماری، ملیریا اور خون کی کمی پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔ وزیر نے مقامی قبائلی نوجوانوں کو صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کے طور پر تربیت دینے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ وہ اپنی برادریوں میں طبی امداد فراہم کرسکیں۔ اس نے مقامی زبانوں بشمول کویا، گونڈی اور لمبادی میں صحت سے متعلق آگاہی پیدا کرنے کی تجویز کا بھی خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تحقیقی سرگرمیاں گرام سبھا کی شرکت اور مقامی برادریوں کی رضامندی سے کی جانی چاہئیں۔ تلنگانہ حکومت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے سیتھا کا نے کہا کہ ملوگو میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو بڑھانے میں ایس بی بی نگر کو ہر ممکن مدد فراہم کی جائے گی۔ اس نے حکام سے درخواست کی کہ ابتدائی طور پر ایتورونا گرم اور ملوگو میں سیٹلائٹ ہیلتھ سنٹر قائم کریں اور ٹیلی میڈیسن کی سہولیات متعارف کروائیں۔ زیر نے کہا کہ محکمہ پنچایت راج، خواتین اور بچوں کی بہبود کا محکمہ، آنگن واڑی نیٹ ورک اور دیہی پانی کی فراہمی کا محکمہ ضلع میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے ایس کے ساتھ تال میل میں کام کرے گا۔ انہوں نے قبائلی دیہات کا دورہ کرنے والے ڈاکٹروں کو مشورہ دیا کہ وہ پہلے مقامی کمیونٹیز کے طرز زندگی، روایات اور ثقافتی طریقوں کو سمجھیں۔ انہوں نے میڈیکل طلباء کی حوصلہ افزائی بھی کی کہ وہ دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں خدمت کے لیے آگے آئیں۔ سیتھا کا نے کہا، قبائلی برادریوں کو ان کے اپنے علاقوں اور اپنی زبانوں میں باوقار صحت کی دیکھ بھال حاصل کرنی چاہیے۔ یہی ہمارا مقصد ہے،" سیتھا کا نے کہا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ملوگو ضلع قبائلی صحت کی دیکھ بھال کے لیے ایک قومی ماڈل کے طور پر ابھرے گا اور اس اقدام کی حمایت کے لیے آگے آنے کے لیے ایس بی بی نگر ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ سلطانیہ اور سکریٹری منصوبہ بندی گورو اپل نے نائب وزیر اعلیٰ کو مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کی حالت اور پیشرفت اور مختلف محکموں کے ذریعہ فنڈز کے استعمال کے بارے میں جانکاری دی۔

مکتھل میں 2,200 کروڑ کے ترقیاتی کام جاری: وزیر سری ہری

مکتھل، 3 نومبر: تلنگانہ کے وزیر وکیتی سری ہری نے اعلان کیا ہے کہ مکتھل اسمبلی حلقہ میں فی الحال تقریباً 200,2 کروڑ روپے کے ترقیاتی کام جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر گاؤں کی جامع ترقی کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے۔ پہل کے ایک حصے کے طور پر، وزیر نے اپنے کیمپ آفس میں مکتھل منڈل کے تمام 39 گاؤں کی نمائندگی کرنے والے سرپنچوں اور پارٹی کے سینئر لیڈروں کے ساتھ ایک تفصیلی جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے مقامی مسائل، بنیادی ڈھانچے کی ضروریات اور زیر التوا ترقیاتی کاموں پر بات کرنے کے لیے ہر گاؤں کے لیے 20 سے 30 منٹ کا وقت مختص کیا۔ انہوں نے ذاتی طور پر مسائل کو نوٹ کیا اور عہدیداروں کو ان کے حل کے لئے پلان تیار کرنے کی ہدایت کی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر سری ہری نے کہا،" اگر علم اور بیداری رکھنے والے لوگ خاموش رہیں گے تو ناانصافی غالب آئے گی۔" انہوں نے مقامی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ مکتھل میں ہونے والی ترقی کے بارے میں بات کریں اور کہا کہ اس سرزمین کی خدمت کرنا جہاں وہ پیدا ہوئے ہیں ان کا بنیادی عزم ہے۔ وزیر نے حلقے میں جاری کئی بڑے ترقیاتی منصوبوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ بی ٹی سڑکیں 500 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کی جارہی ہیں، جبکہ تمام گاؤں میں سی سی سڑکیں اور نکاسی کی سہولیات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ مکتھل ٹاؤن میں 80 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید ہسپتال تعمیر کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ آنے والے سنکرانتی تہوار سے پہلے اسے عوام کے لیے دستیاب کرایا جائے گا۔ 26 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید اسپورٹس اسٹیڈیم بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے مکتھل نارائن پیٹ فور لین سڑک کے لیے 237 کروڑ روپے کی منظوری دی ہے اور ٹینڈر کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ تعمیراتی کام جلد شروع ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھوت پور ریزروائر پروجیکٹ سے بے گھر ہونے والے خاندانوں کے لیے جدید بحالی گاؤں تیار کیے جارہے ہیں۔ حکومت نے انوگونڈا کے لیے 50 کروڑ روپے، اینکن پلی کے لیے 28 کروڑ اور دادن پلی کے لیے 30 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ وزیر نے پل کے پروجیکٹوں پر بھی روشنی ڈالی، بشمول چٹیالہ-گجرندوڈی بیراج-کم-پل اور کتریو پلی پل، یہ بتاتے ہوئے کہ کچھ کام پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔ تعلیم کے بارے میں بات کرتے ہوئے سری ہری نے کہا کہ مکتھل میں ایک ڈگری کالج کے قیام سے طلباء کو مقامی طور پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم ہوا ہے۔

مسقط میں پھنسی تلنگانہ کی خاتون بحفاظت وطن واپس پہنچ گئی

حیدرآباد، 3 نومبر (جی این ایس) روزگار فراہم کرنے کے بہانے دھوکہ دہی کے بعد مسقط میں پھنسے ہوئے تو پودو لکشمی کے اہل خانہ نے مایوس کن حالت میں بی آر ایس کے ورکنگ صدر کے ٹی آر سے رابطہ کیا۔ اپنے بیٹے کو یقین دلانے کے ایک ماہ کے اندر کہ وہ اس کی ماں کو گھر لے آئے گا، کے ٹی آر نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ تلنگانہ کے چیف منسٹر ریونتھ ریڈی کے کوڈنگل حلقہ کے گوکافاسلواڈ گاؤں کی رہنے والی ٹوپوڈو لکشمی، وینکٹپا نے آج کے ٹی آر سے تلنگانہ بھون، حیدرآباد میں ملاقات کی اور مسقط سے ان کی محفوظ ہندوستان واپسی کو یقینی بنانے پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ لکشمی اپنے خاندان کی کفالت کی امید میں 27 فروری کو روزگار کی تلاش میں مسقط گئی تھی۔ تاہم، وہاں پہنچنے پر، اسے وہ کام سونپا گیا جو ایجنٹ کے وعدے سے مختلف تھا۔ اس کے آجر (کفیل) نے مبینہ طور پر اس کا پاسپورٹ ضبط کرلیا اور اسے ہندوستان واپس بھیجنے سے انکار کردیا۔ جس ایجنٹ نے اسے بیرون ملک بھیجا تھا اس نے اس کی کال کا جواب دینا بند کردیا اور مبینہ طور پر اس کی واپسی کا بندوبست کرنے کے لیے 2 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔ اس کا وائی فائی اور سم کارڈ منقطع ہوگیا تھا، جس سے وہ اپنے خاندان سے مکمل طور پر منقطع ہوگئی تھی۔ اپنے پیاروں سے رابطہ کرنے کی مایوس کن کوشش میں، لکشمی ایک پڑوسی کے انٹرنیٹ کنکشن تک رسائی حاصل کرنے اور اپنے بیٹے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی، جس سے وہ گزر رہی تھی اس آزمائش کو بیان کیا۔ اپنی ماں کی تکلیف کو برداشت کرنے سے قاصر اور اسے بحفاظت گھر لانے کے لیے بے چین، اس کا بیٹا راجو 29 ستمبر کو کے ٹی آر سے رابطہ کیا اور اپنے خاندان کی پریشان کن صورتحال سے آگاہ کیا۔ کے ٹی آر نے فوری طور پر راجو کو یقین دلایا کہ وہ اس کی ماں کا پاسپورٹ محفوظ کرلیں گے اور انہیں ایک ماہ کے اندر ہندوستان واپس لے آئیں گے۔ اپنی بات کو برقرار رکھتے ہوئے، کے ٹی آر نے مداخلت کی، متعلقہ حکام کو خط لکھا اور لکشمی کی بحفاظت ہندوستان واپسی میں سہولت فراہم کی۔ اپنے کنبہ کے ساتھ دوبارہ ملنے کے بعد شکرگزاری سے لبریز لکشمی نے آج حیدرآباد واپس آنے کے بعد ذاتی طور پر کے ٹی آر سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے پر ان کا شکریہ ادا کیا جب کہ ان کے پاس کوئی اور جگہ نہیں تھی۔ جذبات سے مغلوب ہوکر لکشمی نے یاد کیا کہ کس طرح KTR نے اپنے بیٹے کو ان کے تاریک ترین لمحات میں امید دلائی تھی اور اسے ایک ماہ کے اندر گھر لاکر اپنا وعدہ پورا کیا تھا۔

ٹی وی آر ایف کا ایس آئی آر واپس لینے کا مطالبہ

حیدرآباد: تلنگانہ ووٹر رائٹس فورم (TVRF)، ایک سول سوسائٹی پلیٹ فارم نے منگل، 3 نومبر کو مطالبہ کیا کہ SIR مشق کو مکمل طور پر واپس لیا جائے اور CEC گیانیش کمار استعفیٰ دیں۔ TVRF نے کہا کہ اس نے اکتوبر کے دوران یہاں" SIR کے عمل اور عوامی سماعتوں کا سماجی آڈٹ" کیا ہے، جس میں سیکڑوں ووٹروں سے براہ راست ملاقات کی گئی ہے، جس نے مشق میں مبینہ بنیادی خامیوں کو ظاہر کیا ہے۔ پریس میٹنگ سے خطاب کرنے والے ممتاز شہریوں میں پروفیسر جی ہرگوپال، ماہر اقتصادیات اور سیاسی تجزیہ کار ڈاکٹر پرکالا پربھاکر، سماجی کارکن پروفیسر پدمجا شاہ، ماہر تعلیم اور سماجی کارکن ماریہ تبسم، نیشنل دلت کرسچن واچ کی بہن منجولا، اور انسانی حقوق کے وکیل ایڈوایس کیو مسعود شامل تھے۔ TVRF کی جانب سے، ڈاکٹر اے سیتھا نے عوامی سماعتوں کے اہم نتائج پیش کیے؛ میری لز ڈیاس اور عرفان نے حذف شدہ ووٹروں کی گواہی کی سہولت فراہم کی۔ اور کرن ویسانے پریس میٹ کی اینکرنگ کی۔ ماہر اقتصادیات اور سیاسی تجزیہ کار پرکالا پربھاکر، جو ایک عوامی سماعت میں جیوری کے رکن تھے، نے ملک میں تین کروڑ غیر ملکی دراندازوں کے بارے میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے تبصروں پر سوال اٹھایا۔ پربھاکر نے کہا کہ اگر یہ واقعی سچ ہے تو حکومت کو ان دراندازوں کی ریاست وار اور حلقہ وار تفصیلات دینے کے قابل ہونا چاہیے۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کے شوہر پربھاکر نے الزام لگایا کہ حکومت غلط طور پر یہ کہہ رہی ہے کہ ماضی میں SIR کی مشق کئی بار کی جاچکی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک میں یہ پہلی بار ہے کہ اس نوعیت کا ایس آئی آر کرایا جارہا ہے جہاں ہر ووٹر سے فارم جمع کرانے کو کہا جارہا ہے اور فارم نہ ملنے پر اسے حذف کردیا جارہا ہے۔ ریلیز میں کہا گیا کہ انہوں نے مطالبہ کیا کہ موجودہ ایس آئی آر مشق کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے۔

EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad- 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in